بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47 — شمارہ 26

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

# ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

29 صفر 1419 ہجری 25 احسان 1377 ہش 25 جون 98ء


لنڈن ۲۰ جون (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں بیرون ممالک کے سفر پر ہیں۔
پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور ہر آن آپکی تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

# عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا

## ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

سچی تقویٰ (آہ بہت ہی کم ہے سچی تقویٰ) خدا کو راضی کر دیتی ہے۔ اور خدا نہ معمولی طور پر بلکہ نشان کے طور پر کامل متقی کو بلا سے بچاتا ہے۔ ہر ایک مکّار یا نادان متقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مگر متقی وہ ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو۔ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں۔ مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے۔ مگر سچا مذہب اُس شخص کا ہے جس کو اسی دُنیا میں نور ملتا ہے۔ اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی۔ مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دُنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے۔ سو تم کوشش کرو کہ خدا کے پیارے ہو جاؤ۔ تا تم ہر ایک آفت سے بچائے جاؤ کامل متقی طاعون سے بچایا جائے گا۔ کیونکہ وہ خدا کی پناہ میں ہے۔ سو تم کامل متقی بنو۔ جو کچھ خدا نے طاعون کے بارے میں فرمایا۔ تم سن چکے ہو۔ وہ ایک غضب کی آگ ہے پس تم اپنے تئیں اُس آگ سے بچاؤ۔ جو شخص سچے طور پر میری پیروی کرتا ہے۔ اور کوئی خیانت اُس کے اندر نہیں اور نہ کسل اور نہ غفلت ہے اور نہ نیکی کے ساتھ بدی کو جمع رکھتا ہے وہ بچایا جائے گا۔ لیکن وہ جو اس راہ میں ست قدم سے چلتا ہے۔ اور تقویٰ کے راہوں میں پورے طور پر قدم نہیں مارتا یا دنیا پر گرا ہوا ہے۔ وہ اپنے تئیں امتحان میں ڈالتا ہے۔ ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کیلئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔ کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کارروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کیلئے آرام دہ مکان میسر نہیں۔ جیسا کہ چاہئے چارپائیوں کا انتظام نہیں۔ توسیع مسجد کی ضرورتیں بھی پیش ہیں۔ تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے۔ عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں۔ ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔ یہی امور ہیں جن کیلئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے۔ تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے گو تھوڑی مدد ہو۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کیلئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہر حال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کیلئے تیار ہے جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ پر جو روح القدس کی تجلی ہوئی تھی وہ ہر ایک تجلی سے بڑھ کر ہے۔ روح القدس کبھی کسی نبی پر کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا اور کبھی کسی نبی یا اوتار پر گائے کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور کسی پر کچھ یا مچھ کی شکل پر ظاہر ہوا۔ اور انسان کی شکل کا وقت نہ آیا جب تک انسان کامل یعنی ہمارا نبی ﷺ مبعوث نہ ہوا۔ جب آنحضرت ﷺ مبعوث ہو گئے تو روح القدس بھی آپ پر بوجہ کامل انسان ہونے کے انسان کی شکل پر ہی ظاہر ہوا۔ اور چونکہ روح القدس کی قوی تجلی تھی جس نے زمین سے لیکر آسمان کا اُفق بھر دیا تھا اس لئے قرآنی تعلیم شرک سے محفوظ رہی۔ لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل میں ظاہر ہوا تھا یعنی کبوتر کی شکل پر۔ اس لئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب پر فتح یاب ہو گیا اور اس نے اپنی عظمت اور قوت اس قدر دکھلائی کہ ایک عظیم الشان اژدہا کی طرح حملہ آور ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے عیسائیت کی ضلالت کو دنیا کی سب ضلالتوں سے اول درجہ پر شمار کیا ہے اور فرمایا۔ کہ قریب ہے کہ آسمان و زمین پھٹ جائیں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں کہ زمین پر یہ ایک بڑا گناہ کیا گیا کہ انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا بنایا۔ اور قرآن کے اول میں بھی عیسائیوں کا رد اور ان کا ذکر ہے۔ جیسا کہ آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ اور وَلَا الضَّالِّيْنَ سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن کے آخر میں بھی عیسائیوں کا رد ہے جیسا کہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن کے درمیان میں بھی عیسائی مذہب کے فتنہ کا ذکر ہے جیسا کہ آیت تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ سے سمجھا جاتا ہے۔ اور قرآن سے ظاہر ہے کہ جب سے کہ دُنیا ہوئی۔ مخلوق پرستی اور د[illegible] کے طریقوں پر ا[illegible] زور کبھی نہیں دیا گیا۔ اسی وجہ سے مباہلہ کیلئے بھی عیسائی ہی بلائے گئے تھے نہ کوئی اور مشرک۔ اور یہ جو روح القدس پہلے اس سے پرندوں یا حیوانوں کی شکل پر ظاہر ہوتا رہا۔ اس میں کیا نکتہ تھا۔ سمجھنے والا خود سمجھ لے۔ اور اس قدر ہم کہہ دیتے ہیں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے نبی ﷺ کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر درود بھیجیں۔ تم ایک موت اختیار کرو تا تمہیں زندگی ملے۔ اور تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر کو خالی کرو تا خدا اس میں اُترے۔ ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو۔ اور ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا تمہاری مدد کرے۔

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ۔ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔

---

رمضان المبارک کی وجہ سے

## جلسہ سالانہ قادیان اب ۵۔۶۔۷ دسمبر ۹۸ کی تاریخوں میں ہوگا

احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال ماہ رمضان المبارک کے پیش نظر جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۵۔۶۔۷ دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار فتح ۷۷ ۱۳ ہش کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت نوٹ فرمالیں اور ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)


منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی کے موقع پر مجلس عرفان

امسال مجلس انصار اللہ جرمنی کا سالانہ اجتماع ۱۵ ر تا ۱۷ رمئی ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوا۔ پہلے روز کی مجلس عرفان کا خلاصہ الفضل انٹرنیشنل لندن ۵ رجون ۱۹۹۸ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

۱۵ رمئی ۱۹۹۸ء بروز جمعہ مجلس انصار اللہ جرمنی کے اٹھارویں اجتماع کے پہلے روز منعقد ہونے والی مجلس عرفان میں کئے گئے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں۔

☆۔ایک سوال تھا کہ برائی اور اچھائی کا تعلق شعور اور سوچ کے ساتھ ہے تو کیا ایسے لوگوں کو بھی ان کے ایسے برے اعمال کی سزا ملے گی جن اعمال کو اُن کے معاشرے میں برائی کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہر انسان کا ایک ضمیر ہے جو اُس کو برائی سے آگاہ کرتا ہے۔ اس لئے معاشرے کی نظر میں برے عمل کا برا دکھائی دینا یا نہ دینا ایک بالکل الگ معاملہ ہے۔

☆۔امریکی سائنس دانوں کا ایک طبقہ طوفان نوح کو عالمی بیان کرتا ہے اور اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اس وقت زمین پر کوئی جگہ بھی خشکی والی باقی نہیں رہی تھی جہاں حضرت نوحؑ اپنی قوم کے ساتھ ہجرت فرما کے جا بستے۔۔۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ عالمی طوفان میں ہی کشتی استعمال کی جائے۔ چنانچہ پنجاب کے سیلابوں میں بھی ہم کشتیاں استعمال کرتے رہے ہیں۔۔۔ پھر یہ کہ وہ سیلاب جو ساری دنیا کے پہاڑوں کی چوٹیوں کو بھی غرق کر سکے اس کے لئے پانی کی جس قدر مقدار درکار ہے وہ پوری زمین پر میسر نہیں ہو سکتی خواہ قطبین پر جمی ہوئی برف بھی پگھلا دی جائے۔

ایک ضمنی سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ نے جو بعض اقسام کے جانور اپنی کشتی میں جمع کئے تھے وہ اسی مقصد کیلئے تھے جس طرح لمبا سفر کرنے والے کھانے پینے کی چیزیں بطور زاد راہ رکھتے ہیں اور ان جانوروں میں درندے شامل نہیں تھے ورنہ وہ درندے کشتی میں سوار دوسرے جانوروں اور انسانوں کو ہی کھا جاتے۔

☆۔اس سوال کے جواب میں کہ جرمنی میں اکثر احمدی گھرانوں میں جگہ کی تنگی کے باعث نماز کیلئے کوئی علیحدہ کمرہ مخصوص نہیں کیا جا سکتا اور عام کمرے میں ہی نماز ادا کی جاتی ہے جس میں بعض اوقات تصاویر بھی لگی ہوئی ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ نماز ادا کرنے والے کمرے میں قبلہ رخ کوئی تصویر نہیں ہونی چاہئے بلکہ دائیں بائیں بھی جہاں تک ترچھی نظر سے دکھائی دے، تصویر نہیں لگانی چاہئے۔ البتہ پشت والی دیوار پر تصویر لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆۔ایک سوال تھا کہ ختم نبوت والی آیت کا وہ ترجمہ جو غیر احمدی ملاں کرتے ہیں وہ کس دور میں جاری ہوا؟ حضور انور نے جواباً فرمایا "بے عقل مولویوں کے دور میں"۔

☆۔زندگی کے بیمہ کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس بارے میں میری پہلے سے یہ ہدایت ہے کہ چونکہ مختلف بیموں کی شرائط بھی مختلف ہوتی ہیں اس لئے جو شخص کسی خاص پالیسی کے متعلق فتویٰ حاصل کرنا چاہے اسے چاہئے کہ تمام شرائط لکھ کر مفتی سلسلہ ربوہ کو بھجوائیں اور وہاں سے جو جواب آئے اس پر عمل کریں۔

☆۔اس سوال کے جواب میں کہ جس کو نظام جماعت سے اخراج کی سزا ملے کیا اس سے تعلقات رکھنا جائز ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ انفرادی مسئلہ ہے۔ کبھی مکمل لاتعلقی نہیں ہو سکتی۔ تاہم سزا یافتہ سے میل ملاقات اس طرح رکھنی چاہئے کہ وہ محسوس کرے کہ گویا وہ ایک الگ وجود ہو گیا ہے۔

☆۔ مولویوں کی احمدیت کے خلاف تحریک چلانے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ دراصل ان تحریکوں کی پشت پناہی حکومت کرتی ہے۔

☆۔اس سوال کے جواب میں کہ گزشتہ انبیاء پر جب ظلم ہوتا تھا تو خدا کا عذاب اُس قوم پر نازل ہوا کرتا تھا لیکن پاکستان میں بے حد ظلم ہو رہا ہے۔۔۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ عذاب کا انتظار کیوں کرتے ہیں۔ اُس رحمت کو دیکھیں جو آپ کو یہاں کھینچ لائی ہے۔

☆۔ اسلام میں چار شادیوں کی اجازت کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اجازت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ چار شادیاں کرنی چاہئیں۔ اگر ایسا ہوتا تو مردوں کی تین چوتھائی تعداد بغیر شادی کے ہی رہ جاتی۔ حضور نے فرمایا کہ اس مسئلہ پر میں کئی بار مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈال چکا ہوں کہ بعض صورتوں میں ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت ہے لیکن ان میں کامل انصاف کی شرط کے ساتھ۔

☆۔ایک سوال تھا کہ عیسائیوں کو یہ غلطی کیسے لگی کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر چڑھ گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خیالی اور جھوٹی بات ہے۔ عیسائی محققین بھی متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو کسی نے بھی آسمان پر چڑھتے نہیں دیکھا۔

☆۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بابا گورو نانک" دونوں کا تعلق پنجاب سے ہونے میں کیا حکمت ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اولیاء کہیں بھی پیدا ہو سکتے ہیں اور بے شمار اولیاء پنجاب سے باہر اور بہت سے پنجاب میں بھی پیدا ہوئے ہیں۔ اسی طرح حضرت بابا نانک" بھی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ لیکن صرف یہ بات اہم ہے کہ بہت سے دوسرے اولیاء کی طرح حضرت بابا نانک" نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی پیشگوئی کی تھی اور تحصیل بٹالہ میں پیدائش اور وہاں پھیلنے کا ذکر کیا تھا۔ بلکہ قاضیاں کا نام بھی لیا جو قادیان کا پرانا نام ہے اور اگر "اس نام میں "ض" کو "د" پڑھا جائے جیسا کہ پڑھنے میں پڑھا جاتا ہے تو یہ قادیاں کا نام ہے جو حضرت بابا نانکؒ نے بیان کیا۔

☆۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ ایک تمثیلی واقعہ ہے۔ کیونکہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ رات کو پیش آیا جبکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت داؤدؑ کے عظیم الشان محل کی بلند دیواروں اور حفاظتی انتظامات کو توڑ کر دو شخص محل میں داخل ہو گئے ہوں اور محض یہ بات پوچھنے کیلئے۔ کیونکہ اگر یہی بات پوچھنی تھی تو وہ دن کو بھی دربار میں حاضر ہو سکتے تھے۔ بس یہ ایک کشفی نظارہ ہے جب فرشتے انسانوں کا روپ دھار کر آئے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ حضرت داؤد عظیم الشان سلطنت کے مالک ہونے کے باوجود بعض چھوٹی چھوٹی ہمسایہ ریاستوں پر بھی قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ چونکہ جو مسئلہ دریافت کیا گیا وہ حضرت داؤدؑ کے حالات پر چسپاں ہوتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش تھی چنانچہ حضرت داؤدؑ نے سجدہ کیا اور استغفار کیا۔

حضور نے مزید فرمایا کہ قرآن کریم میں اس جگہ پہنچ کر مسلمان بھی سجدہ کرتے ہیں لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ ہر انسان سے تعلق رکھنے والا واقعہ ہے کہ وہ اپنے نفس پر غور کرے کہ کیا وہ اپنے شرکاء پر ظلم تو نہیں کرنا چاہتا۔

☆۔اس سوال کے جواب میں کہ حضرت عیسیٰ کی قبر تو ہم ثابت کرتے ہیں لیکن یوحنا کی قبر کہاں ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں ایک ہی قبر کا جھگڑا ہے۔ یوحنا کی قبر کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

☆۔ جلاٹین سؤر کی ہڈیوں سے بنتی ہے، کیا اس کا کھانا حلال ہے؟

حضور انور نے تفصیلی جواب ارشاد فرماتے ہوئے بیان کیا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ یہ سؤر کی ہڈیوں سے بنتی ہے بلکہ یہ ہڈیوں سے بنتی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی جانور کی ہوں۔ پھر یہ کہ جلاٹین کو بنانے کیلئے ہڈیوں کو پگھلا کر ایک نئی شکل دی جاتی ہے اور اس طرح کی کیمیائی تبدیلی واقع ہوتی ہے کہ ہڈی کا کوئی ادنیٰ سا اثر بھی اس میں باقی نہیں رہتا۔۔۔ جس طرح آپ سبزی کھاتے ہیں اور وہ کیسے گند میں پلتی ہے لیکن وہ گند آپ نہیں کھاتے۔ اسی طرح جیلی ہے جس کا ہڈی سے کوئی تعلق بھی نہیں رہتا۔ وہ بالکل ایک نئی چیز ہے۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیلی کھاتے تھے، حضرت مصلح موعودؓ بھی کھاتے تھے اور میں بھی کھاتا ہوں۔ پھر آپ کو جیلی کھانے سے کیا فرق پڑے گا؟

☆۔ ایک اور سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ "اقتربت الساعۃ" سے مراد وہ قیامت ہے جو آنحضرت ﷺ نے برپا کی اس سے وہ روحانی انقلاب مراد ہے جو عرب سے نکل کر باقی دنیا میں پھیلا۔

☆۔ ایک سوال تھا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو دوسری شادی کی اجازت نہیں دی جبکہ آپؐ نے خود گیارہ شادیاں کیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ایک سے زیادہ شادیوں کیلئے انصاف کو لازم رکھا گیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے جب ایک سے زیادہ شادیاں کیں تو ہمیشہ انصاف کو پیش نظر رکھا۔ لیکن آپؐ نے حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں دوسری شادی نہیں کی بلکہ جب ایک سے زیادہ شادیاں کیں تو عمر کے لحاظ سے آپؐ اس دور میں داخل ہو چکے تھے کہ آپؐ پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ خود کیوں اتنی شادیاں کیں۔ اور پھر یہ بھی کہ آپؐ نے کبھی بھی ایک وقت میں چار سے زیادہ شادیاں نہیں کیں۔ اور یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ حضرت علیؓ کی جس وقت حضرت فاطمہؓ سے شادی ہوئی تو اس موقع پر کیا مفاہمت ہوئی تھی۔

☆۔ ایک اور سوال تھا کہ جرمنی کے ایک مرکز نماز میں گرمیوں کے دو تین مہینوں کیلئے اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اس مدت میں نمازیں جمع کی جایا کریں گی اور اس کے حق میں دلیل یہ دی جاتی ہے کہ لندن مسجد میں بھی جمعہ و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر دو نمازیں اتنا قریب ہو جائیں کہ ان میں تفریق ممکن نہ رہے تو وہ جمع ہو سکتی ہیں۔ چونکہ لندن میں موسم سرما میں جمعہ کی نماز کے وقت ہی عصر کی نماز کے وقت کے ساتھ تفریق ممکن نہیں ہوتی اس لئے وہ جمع کی جاتی ہیں لیکن باقی سارا ہفتہ ظہر و عصر کی نمازیں الگ الگ ادا کی جاتی ہیں۔۔۔ اور یہ بھی رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جہاں اوقات میں تفریق نہ ہو سکے وہاں عام دنوں کا اندازہ کر کے پانچ وقتوں کی تعیین کر کے نمازیں ادا کیا کرو۔ چنانچہ جب میں ناروے گیا تو اسی طرح اوقات کی تعیین کر کے نمازیں الگ الگ ادا کرتا رہا۔

حضور نے مزید فرمایا کہ نماز کے مرکز میں اعلان کر دینا کہ آئندہ دو ماہ تک نمازیں جمع کی جایا کریں گی، یہ غلط طریق ہے۔ البتہ انفرادی مشکلات میں لوگ انفرادی طور پر نمازیں جمع کر سکتے ہیں لیکن نئی شریعت بنانا غلط ہے۔

اس کے بعد حضور انور مقام اجتماع سے مسجد نور فرینکفرٹ واپس تشریف لے آئے جہاں حضور کی اقتداء میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

(باقی آئندہ شمارے میں)

مرتبہ۔ محمود احمد ملک۔

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

# خطبہ جمعہ

# کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اِتبّاع کے لئے جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۷؍ اپریل ۱۹۹۸ء بمطابق ۷؍ شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

وَدَّ كَثِيْرٌ مَنْ اَهْلِ الكِتَابِ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً. حَسَدًا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الحَقّ. فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِه. اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۰)

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا تعلق آج کے موضوع کے آخری حصے سے ہے۔ سو پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہی عبارات مکمل کروں گا جو میں نے گزشتہ خطبے میں شروع کی تھیں اور اس کے بعد وہ مضمون خود بخود ان آیات کے مضمون میں داخل ہو جائے گا۔ پس ایک تسلسل ہے جو وقت آنے پر آپ کو سمجھ آجائے گا لیکن سر دست میں ان آیات کا ترجمہ اور ان کی مختصر تشریح آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مَنْ اَهْلِ الكِتَابِ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً کثرت کے ساتھ اہل کتاب یہ تمنا کرتے ہیں ان کا دل چاہتا ہے کہ کاش تم ایمان کے بعد پھر کفر میں لوٹ جاؤ حَسَدًا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم یہ تمنا محض حسد کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے حَسَدًا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم جو ان کے اندر سے ہی پھوٹتا ہے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الحَقّ بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہوتا ہے، پوری طرح کھل چکا ہوتا ہے فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوا پس عفو سے کام لو اور درگزر سے کام لو حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِه یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے سمیت آجائے یعنی اپنا فیصلہ صادر فرمادے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں وَدَّ كَثِيْرٌ مَنْ اَهْلِ الكِتَابِ کی جو تمنا کا ذکر فرمایا گیا ہے یہ آج کل بھی جماعت احمدیہ کے حالات پر اسی طرح چسپاں ہوتی ہے۔ اہل کتاب کے نمائندہ آج کل کے مسلمان ہیں جو اپنے آپ کو کتاب یعنی قرآن کریم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور بڑے فخر سے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم کتاب والے ہیں اور تم کتاب سے باہر ہو۔ لَوْيَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً وہ چاہتے ہیں کہ تم ایمان لانے کے بعد کفار ہو جاؤ، دوبارہ انکار کر دو۔ اس بات میں یہ جو ایک لفظ كُفَّاراً کا استعمال فرمایا گیا اس میں ان کی جھوٹی منطق کا پول کھول دیا گیا ہے۔ ذرا بھی عقل کے ساتھ اس آیت کا مطالعہ کریں تو صاف پتہ چل جائے گا کہ ان کی یہ خواہش نہیں ہے کہ تم وہ ایمان لے آؤ جو قرآن پر حقیقی ایمان ہے، ان کی خواہش ہے تم کچھ بھی ہو جاؤ مگر کفار ہو جاؤ۔ ہندو بن جاؤ، سکھ ہو جاؤ، عیسائی ہو، دہریہ ہو ان کو کوڑی کا بھی فرق نہیں پڑتا۔ اگر نہ ہو تو احمدی نہ ہو۔ پس اس سے پتہ چلا کہ انہیں تو دین سے محبت ہی کوئی نہیں۔ نہ کتاب سے محبت ہے، نہ خدا سے محبت ہے۔ ان کا جو جذبہ ہے، جو تمنا ہے وہ کفر سے پھوٹ رہی ہے اور کفر ہی ان کا حصہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے جو یہ فرمایا مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّاراً اس كُفَّاراً کے لفظ میں ان کی حقیقت حال کو سمجھنے کے لئے ساری چابی رکھ دی گئی ہے۔

حَسَدًا مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم یہ جو ان کی تمنا ہے حسد کی وجہ سے پھوٹ رہی ہے۔ تم بڑھتے ہو تو آگ لگتی ہے۔ اگر بڑھنا بند کر دو تو ان کی آگ بھی بجھ جائے گی۔ کس بات پہ حسد ہے اس بات پر کہ وقت کے امام کو تم نے تسلیم کر لیا ہے۔ جو خدا نے بھیجا تھا اس کو مان لیا ہے اور وہ بڑھ رہا ہے وہ پھیل رہا ہے، ہر کوشش کر بیٹھے ہیں کہ کسی طرح اس کے ارد گرد پھیلنے اور بڑھنے کو روک سکیں مگر اس کی نشوونما کو روک نہیں سکے۔ جب بھی کوئی ایسا شریک ہو یعنی جسے لوگوں نے اپنا شریک بنا رکھا ہو اور وہ بڑھے اور نشوونما پائے اس کے نتیجے میں لازماً حسد پیدا ہوتا ہے اور حسد مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم ان کی اپنی جانوں میں سے پیدا ہو رہا ہے ورنہ جو کچھ پھیل رہا ہے وہ تو نیکی پھیل رہی ہے خدا کا دین پھیل رہا ہے۔

احمدیت اس کے سوا اور کیا پیغام دیتی ہے جو قرآن کریم نے دیا ہے، اس کے سوا وہ کیا پیغام دیتی ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دیا ہے۔ ایک بات بھی نہیں دکھا سکتے کہ جس میں ہماری کوشش اہل دنیا کو قرآن کی تعلیم پہنچانے کے سوا کچھ اور بھی ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا پیغام پہنچانے کے سوا کچھ اور بھی ہو۔ جب سراسر پیغام نیکی اور قرآن پر مبنی ہے تو پھر ظاہر بات ہے کہ ان کا حسد بے وجہ ہے۔ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم اپنے اندر ہی سے ایک غضب اٹھ رہا ہے جو ان کو کھائے چلا جا رہا ہے اور اس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الحَقّ انہوں نے پہچان لیا ہے کہ یہ حق پر ہیں۔ اگر حق پر پہچاننا ثابت نہ ہوتا تو ہمارا دین بدلنے کی کوشش نہ کرتے۔ یہ عجیب تماشہ ہے، عجیب مخمصے میں یہ لوگ پھنس بیٹھے ہیں کہ ہمارا دین بدلانے کی کوشش کر رہے ہیں، اسے قرآن کے دین سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، محمد رسول اللہ کے دین سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں تم یہ تعلیم نہ دو جو قرآن نے دی ہے، یہ تعلیم نہ دو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دی ہے پھر ہم راضی ہو جائیں گے۔ اب اس کو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم یہ جاہل لوگ تَبَيَّنَ کے بعد، باوجود اس کے کہ جان چکے ہیں کہ یہ احمدی لوگ قرآن اور حدیث سے چمٹے ہوئے ہیں وہی تعلیم دے رہے ہیں، اس کے بعد ان کے پھیلنے پہ حسد صرف مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم ہے ورنہ قرآن کے پھیلنے پہ ان کو حسد کا کیا حق ہے، حدیث کے پھیلنے سے ان کو حسد کا کیا حق ہے۔ فرمایا ان لوگوں کی تو جاہلوں والی حالت ہے۔ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوا ان سے ایسا درگزر کرو، ایسا منہ پھیرو کہ جیسے یہ بستے ہی نہیں۔ ان کی تو حیثیت ہی کوئی نہیں اس معاملے کے بعد اللہ ہے جو ان سے نپٹے گا اور وہی نپٹ سکتا ہے۔ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِه یہاں تک کہ اللہ اپنا امر لے کر آجائے۔ اپنا آخری فیصلہ سنانے کے لئے ظاہر ہو جائے۔ اور پھر ان کی کچھ بھی پیش خدا کی تقدیر کے سامنے نہیں چل سکے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيْرٌ اللہ ہر چیز پر قادر ہے جب چاہے گا جس طرح چاہے گا وہ اپنی تقدیر کو جاری کر کے دکھائے گا۔ یہ جتنا جلتے ہیں جلتے رہیں ان کی کچھ پیش نہیں جائے گی۔ یہ مضمون ہے اس آیت کریمہ کا، جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کے بعد جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں، آخر پر آئے گا اور وہیں اس کا موقع ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: **”کوئی بلاء اور دکھ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے سوا نہیں آتا اور وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے“**۔ پہلے بھی بارہا یہی بات بیان کر چکا ہوں کہ اللہ کے ارادہ کے بغیر جب دکھ نہیں آتا تو اگر آپ حق پر قائم ہیں اور کوئی دکھ آتا ہے تو اللہ اس کا ذمہ دار ہے۔ وہ اس کے بدلے آپ کو دین و دنیا میں بہت کچھ دے گا اس لئے رضا کے سوا اور کوئی دین نہیں ہے۔ اور اگر وہ دکھ ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے آتا ہے تو پھر بھی اللہ ہی کے حکم سے صادر ہوتا ہے اس وقت استغفار کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے کہ ہم سے بیوقوفیاں ہوئیں، ہم سے غلطیاں سرزد ہوئیں اور ہم نے ان کا نتیجہ دیکھ لیا ہے اب تو اس کو ٹال دے اور ہم پر فضل فرما۔

اور ایک دکھ وہ ہے جو نافرمانی اور مخالفت کی وجہ سے آتا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام مخالفین کے تعلق میں کر رہے ہیں۔ جو مخالفوں پر بلاء پڑے گی وہ مخالفت کی وجہ سے آتی ہے اور مسلمانوں او

مومنوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پہلے گروہ کا ذکر ختم ہوا اب نیا گروہ شروع ہوا ہے۔ "وہ اس وقت آتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کی جائے"۔ اب ایسے بھی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کرتے ہیں جن کا اس آیت کریمہ میں ذکر موجود ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ "ایسے وقت پر عام ایمان کام نہیں آتا بلکہ خاص ایمان کام آتا ہے"۔ جب ان مخالفت کرنے والے شریروں کے نتیجے میں کوئی دکھ پڑتا ہے تو وہ مخالفت کے نتیجے میں ہوتا ہے لیکن مومنوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے حوالے سے بارہا بیان فرمایا ہے کہ پھر یہ ضروری نہیں کہ مخالفت کا وبال صرف مخالفوں پر پڑے۔ مخالفت کا وبال بعض دفعہ اتنا سخت اور اتنا عام ہوتا ہے کہ وہ مومنوں پر بھی پڑ جاتا ہے سوائے اس کے کہ کوئی خاص ایمان رکھتا ہو۔ وہ خاص ایمان جو ہے وہ ایک ایسی ایمان کی قسم ہے جو کسی شخص کو اللہ کی پناہ میں مکمل طور پر گھیر لیتا ہے۔ پس ان کا ایمان ہے جو انہیں اللہ کی پناہ میں گھیرتا ہے اور وبائیں کیسی بھی عام کیوں نہ ہوں، وبال کس قسم کا بھی ہو یہ خدا کے مومن بندے ہر حال میں بچائے جاتے ہیں۔ تو یہ خارق عادت ایمان ہے جس کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لفظ خارق عادت کے تحت اور جگہ بیان فرمایا ہے اور اس کا گر بھی سمجھا دیا ہے۔ خارق عادت کا مطلب ہے عام عادت سے ہٹا ہوا، عام عادت کو توڑتا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے عام حالت کو توڑتا ہوا تعلق رکھتا ہے جب وہ اللہ سے عام حالات کو توڑتے ہوئے تعلق رکھتے ہیں۔ پس یہ دو طرفہ معاملہ ہے۔ خدا کے وہ نیک بندے جو اپنی عادات کو خدا کے لئے ایسا بدلتے ہیں کہ عام لوگ نہیں بدلا کرتے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ لازماً ان سے خارق عادت تعلق رکھے گا۔ آگ میں پڑیں گے بھی تو آگ سے بچائے جائیں گے۔ یہ لوگ ہیں جن پر آگ ٹھنڈی کی جاتی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نافرمانی اور مخالفت کے نتیجے میں بھڑکنے والی آگ کا ذکر فرماتے ہوئے فرماتے ہیں، "جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنے اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دکھ نہیں اٹھاتے"۔ اب یہ دکھ اٹھانے کا معاملہ عام لوگوں کے ایمان کو دوسرے لوگوں کے ایمان سے مختلف کر دیتا ہے۔

پاکستان مین جو کچھ ہو رہا ہے اس میں خدا کی خاطر دکھ اٹھانے والوں کا معاملہ ایسا ہے جو خدا کے نزدیک خارق عادت ہی شمار ہوگا کیونکہ وہ جانتے بوجھتے اللہ کی خاطر بندوں کا دکھ قبول کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور وہ حرکت نہیں کرتے جو خدا کی ناراضگی کا موجب بنے۔ مگر کچھ اور لوگ بھی ہیں جو اسلام اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کوئی دکھ یا تکلیف یا مقدمہ آجائے تو فوراً خدا کو چھوڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ پس ہمیشہ جب آپ مرتدین کی تاریخ کا مطالعہ کریں گے تو یہ وہی لوگ ہونگے جب مصیبت پڑتی ہے تو خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ سے ڈرتے ہیں، انسانوں سے ڈرتے ہیں اور ارتداد اختیار کر جاتے ہیں اور وہ خواہ بظاہر یہی کہیں کہ دل میں ایمان ہے اوپر سے ہم مرتدوں میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

جو پہلے لفظ 'پرواہ' تھا اس سے غلط فہمی ہوتی تھی کہ عام مومنوں کی پرواہ نہیں کرتا مگر عام مومن جب آزمائے جائیں اور آزمائش میں پورا نہ اتریں اور غیر اللہ کے ہو جائیں اور نظر آجائے کہ ان کا اللہ سے نہیں بلکہ بندوں سے تعلق ہے ایسے لوگوں کی اللہ پرواہ نہیں کرتا۔ **"مگر جو خاص ایمان رکھتا ہو اور ہر حال میں خدا کے ساتھ ہو اور دکھ اٹھانے کو تیار ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اُس سے دکھ اٹھالیتا ہے"**۔ وہ خدا کی خاطر دکھ اٹھائے اللہ اس سے دکھ اٹھا لیتا ہے۔ کتنا پیارا کلام ہے، کتنا فصیح و بلیغ کلمہ ہے کہ جو خدا کی خاطر دکھ اٹھالیتا ہے اللہ اس کا دکھ اٹھالیتا ہے اور دو مصیبتیں اس پر جمع نہیں کرتا۔ دکھ کا اصل علاج دکھ ہی ہے اور مومن پر دو بلائیں جمع نہیں کی جاتیں۔ پس جو اللہ کی خاطر دکھ اٹھاتا ہے اللہ اُس کے دکھ اٹھاتا ہے اور خدا کے غضب کی بلاء اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتی۔ یہ دو بلائیں بیک وقت اس کو سزا نہیں دیتیں کہ بندوں کی سزا بھی پہنچ رہی ہو اور اللہ کی سزا بھی پہنچ رہی ہو۔ پس اللہ اس کا دکھ اٹھالیتا ہے یہ معنے رکھتا ہے کہ اپنی طرف سے اس کو محفوظ قرار دیتا ہے اور اسے کبھی پھر خدا کی طرف سے کوئی ناراضگی کا دُکھ نہیں پہنچتا۔

ایک وہ دکھ ہے جو انسان خدا کے لئے اپنے نفس پر قبول کرتا ہے اور ایک بلائے ناگہانی بھی ہوتی ہے ایسی بلائے ناگہانی سے بھی خدا اس کو بچالیتا ہے۔ اچانک آسمان سے نازل ہونے والے مصائب یا دنیا سے رونما ہونے والے مصائب ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ اس کو بچاتا ہے۔ "پس یہ دن ایسے ہیں کہ بہت توبہ کرو"۔ یہ مضمون بہت باریک اور لطیف ہے مگر ایک ایک لفظ اس کا حالات پر صادق آتا ہے۔ بعض لوگ شاید غلط فہمی سے یہ سمجھیں کہ بلائے ناگہانی تو مومنوں پر بھی پڑ جاتی ہے۔ بلائے ناگہانی کی قسمیں الگ الگ ہیں۔ ایک بلائے ناگہانی ہے جس کو حادثاتی بلاء کہتے ہیں۔ ایک بلائے ناگہانی ہے جو خدا کی ناراضگی کے ساتھ مل کر پڑتی ہے۔ تو جو حادثاتی بلائے ناگہانی ہے اس میں تو خدا کے بڑے بڑے نیک بندے بھی مارے جاتے ہیں ہرگز اس کا ذکر نہیں ہو رہا۔ خدا سے تعلق یا عدم تعلق کی بات ہو رہی ہے۔ پس بلائے ناگہانی سے مراد وہ بلائے ناگہانی ہے جو کسی شخص کو مثلاً خدا کے غضب کے نتیجے میں گھیر لے یا وہ بلائے ناگہانی جس کے نتیجے میں دنیا سمجھے کہ اللہ نے اس بندے کو چھوڑ دیا ہے وہ اگر دنیاوی بلائے ناگہانی بھی ہوگی تو اس تعلق سے خدا اس کو بچاتا ہے۔ پس بسا اوقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہی معاملہ ہوا کہ بلائے ناگہانی خدا کی طرف سے معین طور پر نازل نہیں ہوئی تھی ایک عام بلائے ناگہانی تھی مگر اگر پڑ جاتی تو دنیا یہی نتیجہ نکالتی کہ دیکھو یہ خدا سے دور تھا اس لئے اللہ نے اس کو پکڑ لیا۔ ان واقعات کی بے شمار مثالیں ہیں اگر آپ غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو لطیف خطابات ہیں یا تحریرات ہیں ان پر گہرا غور کئے بغیر ان کی سمجھ نہیں آسکتی اس لئے مجبوری ہے کہ میں آپ کو ایک ایک لفظ بتا کر، دکھا کر سمجھانا چاہ رہا ہوں کیونکہ میرے پاس اس کے سوا کوئی فریضہ نہیں کہ وقت کے امام کی زبان کو آپ پر آسان کر دوں اور جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ آپ پر خوب اچھی طرح کھول دوں۔

یہ سب باتیں بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پیش گوئی فرماتے ہیں اور اس پیش گوئی کے ذکر میں وہ حسد کا معاملہ آئے گا جس کی طرف میں نے اشارہ کیا تھا۔ فرماتے ہیں، **"میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں"**۔ "جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں"۔ دور بین نظر سے یہ مراد ہے کہ مستقبل میں یہ ہو کے رہنا ہے۔ اور جن لوگوں کے پاس دور بین نہ ہو ان کو نزدیک کی چیزیں تو دکھائی دیتی ہیں دور کی چیزیں دکھائی نہیں دیتیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں ساری دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں تو دشمن کا حق تھا کہ وہ کہتا کہ یونہی تعلّی ہے کہاں دیکھتے ہیں ہم۔ ساری دنیا مخالف ہوئی، شور پڑا، گالیاں دی جارہی ہیں اور ابھی یہ دعویٰ ہے کہ سب دنیا کو میں سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ لیکن کتنا پیارا کلام ہے اتنی باریک نظر سے جو خوردبینی نظر ہے دور بین اٹھا دی ہے اور فرمایا میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں اور جب میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تو تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں یہ ہو کر رہنا ہے کوئی دنیا کا انسان یا قوم اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

کیوں ایسا ہوگا **"کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے"**۔ تعلّی نہیں ہے میں اس لئے دعویٰ کر رہا ہوں کہ **"میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جو اللہ کا ہاتھ ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں"**۔ خدا کی تائید کا ہاتھ اتنا واضح، اس قدر ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے سامنے دکھائی دے رہا ہے مگر دنیا اسے نہیں دیکھتی۔ پس ایک دُور بین نظر تھی جس نے دُور کی باتیں بتا دیں۔ یہ ایک خوردبینی نظر ہے جس میں وہ کچھ دیکھ رہے ہیں جسے دنیا نہیں دیکھ سکتی کیونکہ ان کو روحانی خوردبین عطا نہیں ہوئی۔

**"میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور**


طالبانِ دُعا :-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652 ,248-5222
رہائش-243-0794 27-0471

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰے
سب سے بہتر زادِ راہ تقوٰی ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے“۔ یہ کلام اتنا سچا، حیرت انگیز طور پر آپ کی تحریرات اور خطابات پر صادق آنے والا ہے کہ اگر کوئی شریف النفس تعصبات سے پاک ہو کر اس کا مطالعہ کرے تو ناممکن ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکذیب کر سکے۔ ”میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے“۔ لفظوں اور حرفوں کو زندگی اللہ کے کلام کے سوا ملتی ہی نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام نثر میں ہو یا نظم میں ہو جب پڑھتے ہیں تو اس میں ایک ایسی زندگی کی لہر پاتے ہیں جو کبھی مر نہیں سکتی۔ ہمیشہ ہمیش کے لئے، ایک سو سال تو ہو گئے ہیں ہمیں دیکھتے ہوئے ہر دفعہ جب پڑھتے ہیں تو اس زندگی کو از سر نو اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں، ابھرتا ہوا دیکھتے ہیں۔

فرمایا ”اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مُشتِ خاک کو کھڑا کر دیا ہے“۔ اس سب کے نتیجے میں کوئی تکبر نہیں۔ فرمایا آسمان پر جوش ہوا جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ اب دیکھیں اس میں خدا کا بولنا کیسا ثابت ہے۔ یہ فقرے ایک غیر روحانی انسان کی زبان سے جاری ہو ہی نہیں سکتے۔ ”ہر یک شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں ہے عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو آسمانی صدا کا احساس نہیں ہے“۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

اب ان دعاوی کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے ہیں کہ میری اس آواز کے ساتھ اور آوازیں بھی اٹھ رہی ہیں جو میری تائید میں اس طرح کلام کر رہی ہیں۔ ایسے ہاتھ ہیں جو خدا کے ہاتھ کے ساتھ اٹھ رہے ہیں۔ ایسے قدم ہیں جو خدا تعالیٰ کی ان ہواؤں کی رفتار کے ساتھ جو جماعت کی تائید میں چلائی گئی ہیں وہ تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ تو دعویٰ اگر تعلّی ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے رہ جاتے۔ اتنی مخالفتوں کے بعد، اتنے شور و شک کے بعد، اتنا غل مچایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز دبا دینے کی کوشش کی گئی مگر یہ آواز دب نہ سکی۔ پس مخالفتوں کے باوجود آواز کا نہ دبنا، کاموں کا جاری ہونا، سلسلے کا ترقی پاتے چلے جانا یہ بتا رہا ہے کہ یہ جو پیش گوئیاں ہیں یہ یقیناً سچی ہیں کیونکہ ان پیشگوئیوں کی جانب جماعت روانہ ہو چکی ہے۔

فرماتے ہیں (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳۶) ”میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جو اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے“۔ اب دیکھیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت آپ کی سچائی کی گواہ بن چکی ہے۔ ”میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں“۔ اب یہ الٰہی کلام ہے کیونکہ سو سال سے زائد ہوئے اس بات کو کہے ہوئے آج بھی جماعت کا وہی حال ہے۔ حیرت ہوتی ہے، ایک ادنیٰ غلام جو مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ادنیٰ ترین غلام ہے اس کی آواز میں جو برکت رکھی گئی ہے وہ مسیح موعود کی آواز کی برکت ہے کوئی اور آواز نہیں ہے اور وہی خدا کا کلام ہے جو آپ کے ذریعہ بول رہا تھا چنانچہ آج آپ سب دنیا میں یہی کچھ ہوتا دیکھ رہے ہیں پھر شک کی کونسی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔

”اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار“۔ اس بات نے آگ لگائی ہوئی ہے۔ کئی طرف سے کوششیں ہو رہی ہیں جماعت کو کم کرنے، گھٹانے کی۔ یہ آگ لگی ہوئی ہے کہ جماعت اتنی وفادار، اتنی عاشق کہ جو کچھ ہم کر دیکھیں اس کو خاک برابر نہیں سمجھتے، آگ میں ڈال دیتے ہیں جو کچھ ہم بکواس کرتے ہیں یا کوشش کرتے ہیں مخالفت کی اور یہ جماعت اپنے اخلاص میں ترقی کرتی چلی جا رہی ہے وفا کا دامن نہیں چھوڑتی۔ اس لئے نہیں چھوڑتی کہ اللہ کا حکم ہے، اس لئے نہیں چھوڑتی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے ساتھ خدا کا کلام ہے جو جاری ہوتا ہے اس کو بدل کیسے سکتے ہیں جو مرضی کر لیں کبھی تبدیل نہیں کر سکتے۔

اب آئندہ آنے والے واقعات کو اس طرح منسلک فرما دیا ہے۔ ”حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو“۔ پس یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی آج آپ کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں جب بھی امام کے ساتھ یہ تعلق ہوگا لازماً جماعت ترقی کرے گی اور پھیلے گی اور کوئی دنیا کی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ یہ ہے وہ مضمون جس نے حسد کی راہیں کھولی ہیں جس کے نتیجے میں بہت سخت ایک بلا حسد کی پڑ گئی ہے لوگوں پر اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح ان کو ختم کر دو۔

چنانچہ قرآن کریم سورہ البقرہ میں اسی مضمون کو یوں بیان فرماتا ہے ﴿مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الكِتَابِ وَلاَ المُشْرِكِينَ اَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُم مِنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ. وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْمِ﴾ اہل کتاب میں سے اور مشرکوں میں سے جن لوگوں نے ہمارے رسولوں کا انکار کیا وہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کسی قسم کی خیر و برکت اتاری جائے اور بھول جاتے ہیں کہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

آج کل ساری دنیا میں جو جماعت کے خلاف مہم چلی ہوئی ہے پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک بھی ہیں ان میں بھی یہی شور پڑا ہوا ہے خالصۃً حسد کی وجہ سے ہے۔ اور ان کے حسد کی وجہ سے ہم نے بڑھنا بند نہیں کرنا۔ یہ تو مقدر کی بات ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی حسد کرے اور ہم اس کی خاطر رک جائیں کہ بیچارہ کیوں آگ میں جلتا ہے۔ آگ میں جلتا ہے مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِم یہ لوگ اپنے اندر کی آگ میں خود جل رہے ہیں ہم ان کو کیسے روک سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے بڑھنا بند نہیں کرنا، پھیلنا بند نہیں کرنا۔ ہماری ترقیات جتنا چاہیں ان کو دکھ دیں یہ ان کے مقدر میں ہے ہمارا تو کوئی قصور ہی نہیں، ترقی کرنا کون سا قصور ہے یہ بھی ترقی کر دیکھیں۔ اگر ان سے ترقی ہو سکتی ہے تو کر دیکھیں۔ یہ مقابلہ ہے ہمارے ساتھ۔ یہ بھی آگے بڑھیں اور ہم بھی آگے بڑھیں اور یہ ہمیں پیچھے چھوڑ جائیں لیکن یہ ہو نہیں سکتا۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

اس مضمون نے ان کی ناکامی پر مہر لگا دی ہے تم دوڑ کر دیکھو کوشش کر دیکھو تمہیں کبھی ترقی نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَّشَاءُ کہ اللہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور جس کو خاص نہ کرے اس کے نصیبے میں کچھ بھی نہیں لکھا جاتا سوائے نامرادی کے۔ پس یہ چیلنج ہے آؤ اور مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ جتنی چاہے دوڑیں لگاؤ تم ہمیشہ ناکام و نامراد ہو گے۔ جماعت احمدیہ کی ترقی کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خاص کر لیا ہے اور جس کو خدا رحمت کے لئے خاص کر لے کوئی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں روڑے نہیں اٹکا سکتی۔

وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم اور جو خاص کیا ہے وہ عام رحمت کے لئے نہیں، فضل عظیم کے لئے خاص کیا ہے۔ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم کا مضمون سورۃ جمعہ کی ان آیات کی یاد دلاتا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے ساتھ یہ ذکر فرمایا گیا تھا کہ جس کو چاہے وہ چنے گا۔ وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ تو یہ تو چودہ سو سال پہلے قرآن نے تقدیر ظاہر کر دی تھی آج کی بنائی ہوئی باتیں تو نہیں ہیں۔ قرآن نے فیصلہ کر دیا تھا کہ جب خدا چاہے گا جس کو چاہے گا چنے گا اور کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا، خدا کی اس جاری تقدیر کی راہ میں روک نہیں بن سکتا۔ اور دنیا دیکھے گی وَاللّٰهُ ذُوالفَضْلِ العَظِيْم اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔ یہ فضل ہیں جو آپ پر نازل ہونے والے ہیں، یہ فضل ہیں جو آپ پر نازل ہو رہے ہیں۔ ان فضلوں کو روکنے کے لئے حسد کی آگ بھڑک رہی ہے اس لئے لوگوں کے حسد کی آگ کی وجہ سے آپ کے قدم کیسے رک سکتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔

اس کے بعد قرآن کریم کی بعض اور آیات ہیں جو آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اس مضمون کو کھول رہی ہیں۔ قُلْ يٰاَهْلَ الكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا اِلَّا اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُونَ۔ ان اہل کتاب کو جو آج کے اہل کتاب ہیں ان کو مخاطب کر کے یہی آیت اسی طرح تحدی کے ساتھ اپنے مقصد کو پیش کر رہی ہے جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے اسی آیت نے اسی مقصد کو اسی تحدی کے ساتھ پیش کیا تھا کوئی بھی آپ فرق نہیں دیکھیں گے۔

قُلْ يٰاَهْلَ الكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا اِلاَّ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔ تم ہم سے اس بات کا انتقام لے رہے ہو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اگر تم ایمان نہیں لائے تو تمہاری بد قسمتی ہے اور اگر بری چیز پر ایمان لائے تو خوش ہو جاؤ جلتے کیوں ہو۔ کتنی عجیب منطق ہے جو اس میں بیان ہے۔ غور کریں تو ہر دعوے کے ساتھ اس


طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

کی دلیل موجود ہے۔ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ تم انتقام کا نشانہ بنارہے ہو صرف اس وجہ سے کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں۔ اگر تمہارے نزدیک یہ ایمان غلط ہے تو ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔ اگر تمہارے نزدیک تمہارا ایمان اللہ پر درست ہے تو موجیں کرو، اس کے فضلوں کے نمونے دیکھو، وہ تمہیں نصیب نہیں ہوتے۔ اس لئے انتقام ہم سے اس بات کا لے رہے ہو کہ ایمان لائے ہیں تو ٹھیک خدا پر ایمان لائے ہیں جو ہمیں نصیب نہیں ہے اس بات کا انتقام لے رہے ہو۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور یاد رکھو کہ جو کچھ ہم پر اتارا گیا ہے اس سے پہلے بھی یہی کچھ اتارا گیا تھا اس لئے فرق کے نتیجے میں تم غصے میں نہیں آئے ہو۔ اگر طیش اور انتقام کا جذبہ ہے تو اس وجہ سے نہیں کہ وہی چیز جو پہلے بھی اتاری گئی تھی وہی ہم پر اتاری گئی۔ اگر اس پر غصہ ہے تو پہلی تعلیم پر بھی غصہ کرو، وہ کیوں اتاری گئی تھی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور تعلیمات پر میں بارہا چیلنج دے چکا ہوں کہ ایک بھی تعلیم دکھائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر اتری ہوئی تعلیم کے برعکس ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں فرمایا ہو کہ جھوٹ بولو اس میں تمہیں بڑا ثواب ہوگا۔ بد نظری کرو، بدکاری کرو، بے عملی کرو، فسق و فجور میں مبتلا ہو جاؤ، چوری چکاری کرو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم میں کہیں بھی دشمن یہ باتیں دکھا سکتا ہے اور یہ کیا وہ باتیں نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمائی تھیں۔ پس اگر مسیح موعود پر ان باتوں کی وجہ سے غصہ آیا ہے جو پہلے یہ باتیں کیا کرتا تھا جس کی باتیں ہی آگے دوہرائی جارہی ہیں۔ تم مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت محمدؐ رسول اللہ سے جدا کر ہی نہیں سکتے۔ جتنا انتقام کی کوشش کرو گے اتنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیمات سے انتقام لینے کی کوشش کرو گے۔ اتنا واضح کھلا ہوا مضمون ہے یہ جاہل سمجھتے نہیں، دیکھتے نہیں، سنتے ہیں تو ان سنا کر دیتے ہیں۔

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ، اس نے ان کی ساری قلعی کھول دی۔ فرمایا تم جو انکار کرنے والے ہو، جو ہم سے غصہ کر رہے ہو کہ پہلی باتیں کیوں مان رہے ہیں تمہیں اپنی یہ شکل نظر نہیں آرہی کہ تم فاسق لوگ ہو۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو تعلیمات حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعتؑ میں جاری کرنا چاہتے ہیں وہ تمہاری سوسائٹی سے اس طرح اٹھ گئی ہیں جس طرح پرندہ گھونسلے کو چھوڑ دیتا ہے۔ سارا ملک فسق و فجور میں مبتلا ہے جتنے بڑے علماء، اتنے بڑے فاسق فاجر، جھوٹ بولنے والے، گند اچھالنے والے، بغیر جھوٹ کے ان کا گزارہ نہیں ہے۔ سارے پاکستان کے علماء کے بیانات دیکھ لیں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہے کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں۔ کبھی کسی کی طرف دوڑے پھرتے ہیں نواز شریف کو چھوڑا بے نظیر کی طرف دوڑ پڑے، بے نظیر سے دوڑے تو نواز شریف کے قدموں میں گر گئے ان کو دنیا کا سہارا اور جھوٹ کا سہارا ہے۔

یہ صورت حال خدا تعالیٰ نے کس طرح کھول دی اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ تم دیکھتے نہیں انتقام لے رہے ہو ایسی جماعت سے جو محمدؐ رسول اللہ کی باتوں پر عمل کر رہی ہے اور کوشش کر رہے ہو اُن کو اِن باتوں سے ہٹانے کی اور اس بات کا ثبوت کہ تم محمدؐ رسول اللہ کی طرف منسوب ہو ہی نہیں سکتے یہ ہے کہ تمہارا عمل گندہ ہے، تم فاسق لوگ ہو۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کی یہ تعریف قرآن کریم نے فرمائی ہے ؟!۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ یہ تو پڑھ کے دیکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ کون مرد ہیں جن کو خدا نے تعریف کے ساتھ یاد کیا ہے تمہاری شکلوں پر یہ آیت پوری اترتی ہے !؟۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ خود کبھی دل میں ڈوب کر، غور کر کے دیکھو کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمہاری صورتیں ہوتیں تو کیا ہوتیں، یہ نحوستیں ہیں جو مسلمانوں کو کبھی نصیب نہیں ہوئیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کی صورتوں سے عنقا تھیں۔ نام و نشان نہیں تھا ان صورتوں کا، اس کردار کا جو تم لوگ کر رہے ہو جس کی وجہ سے چہروں پر سیاہی ملی

معاندین احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Soniky
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

جارہی ہو۔ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ان سے کہہ دو کہ کیا تمہیں میں اس سے بھی زیادہ ایک ناپسندیدہ بات نہ بتاؤں جو اللہ کے نزدیک بہت ہی بری ہے۔ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۔ تم کس بات کا انتظار کر رہے ہو۔ ان حرکتوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے غیر انسانی حرکتیں، جانوروں سے گری ہوئی حرکتیں، بندروں سے بھی گندی حرکتیں، سوٗروں سے بھی گندی حرکتیں۔ یہ اللہ فرمارہا ہے اس پہ جتنا مرضی غصہ کرنا ہے کرلو۔ اس کا انتقام تو تم ہم سے ہی لو گے کہ ہم سوٗر، بندر کیسے بنادئے گئے مگر اللہ اس انتقام سے بچائے گا۔ لیکن یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہیں، قرآن کریم فرمارہا ہے کہ ہم تمہیں موجودہ فسق و فجور کی حالت سے بدتر حالت کی نشان دہی نہ کریں جس کی طرف تم بڑھ رہے ہو۔ لازم ہے کہ تمہاری یہ صورتیں بالآخر ظاہر ہو جائیں بلکہ یقیناً ہے کہ ظاہر ہو چکی ہیں۔ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وہ فاسق فاجر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور آپؐ کے دین کو بگاڑتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت۔ اب بے شک لعنت کا مضمون دیکھ لو کس پر پڑ رہی ہے۔ تم پر یا ہم پر۔ تم ایک دو ملکوں میں سمٹے ہوئے اپنی برتری کے فخر کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ تم بڑے زور والے ہو لیکن کس چیز کا زور ہے۔ سوائے جھوٹ، فساد، فسق و فجور کے کوئی زور ہے ہی نہیں تمہارا۔ اور احمدیت دنیا کے ایک سو ساٹھ سے زائد ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور سب جگہ وہی تعلیم ہے جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کی تعلیم ہے۔ تو یہ لعنت ہے خدا کی کہ خدا تعالیٰ کے پاک رسول حضرت محمدؐ رسول اللہ کی تعلیم ایک سو ساٹھ سے زائد ملکوں میں پھیل رہی ہو اور جو بھی اس کو اختیار کرے نیک ہو رہا ہو، وہ اپنی بدیاں چھوڑ رہا ہو اور نیکیاں اختیار کر رہا ہو !؟۔ تمہارے نزدیک یہ لعنت ہے۔ اگر یہ ہے تو ہمارے نزدیک وہی لعنت ہے جس کا اللہ ذکر فرمارہا ہے۔ سارے ملک میں فساد برپا ہو، قیامت آئی ہو، نہ بچوں کی عزت محفوظ، نہ عورتوں کی عزت محفوظ، ڈاکے عام ہوں، پولیس ڈاکوں میں مددگار ہو اور کسی جگہ کہیں امن کا نام و نشان نہ ہو، یہ لعنت نہیں ہے ؟۔ اگر یہ فضلُ اللہ ہے تو تمہیں یہ فضل مبارک ہو۔ ہمیں تمہارے فضلوں سے ذرہ بھی کوئی حسد نہیں ہے۔ تمہارے فضلوں پر ہمیں یہ تکلیف ہوتی ہے کہ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ یہ تکلیف ہوتی ہے اور یہ دعا دل سے اٹھتی ہے۔ مضمون تو اتنا کھلا ہے کہ جیسے دن چڑھ جائے۔ احمدیت کی تائید میں اور کون سا سورج چڑھتا ہوا تم دیکھنا چاہتے ہو بالکل صاف کھلی کھلی باتیں ہیں لیکن عقل ہو تو یہ باتیں سمجھ میں آئیں۔ مگر جن پر لعنت پڑ جائے ان کے متعلق اللہ فرماتا ہے لَعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ اور انہی میں سے کچھ بدترین ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندر اور سوٗر بنادیا ہے۔ و عبدالطاغوت اور طاغوت کی عبادت کر رہے ہیں یعنی جہاں بھی خدا کی بغاوت ہوگی اس کے پیچھے چلیں گے۔ جہاں خدا کی بغاوت نہیں ہوگی اس کو چھوڑ دیں گے یہ عَبَدَ الطَّاغُوْت کا مطلب ہے۔

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ یہ لوگ ہیں جن کا مکان سب سے شریر مکان ہے اس سے بدتر مکان ہو نہیں سکتا۔ وَاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور برے راستوں میں سے سب سے گمراہ رستہ یہ ہے۔ یعنی ایک تو سواء السبیل ویسے ہی برا رستہ ہی ہوتا ہے مگر جو یہ حرکتیں کرے جن پر خدا کی لعنت پڑے جن کا سارا ملک تباہ و برباد ہو رہا ہو اور یہ اس کے لیڈر بنے بیٹھے ہوں جہاں فساد کا دور دورہ ہو جس میں سے امن کا نشان اڑ جائے۔ یہ کہتے ہیں اللہ کا فضل ہم پر ہو رہا ہے اور احمدیوں پر لعنت پڑ رہی ہے۔ پتہ نہیں کونسی ڈکشنری ہے ان کے پاس جس میں فضل کی یہ تعریف اور لعنت کی وہ تعریف ہے۔ اللہ فرماتا ہے انہی لوگوں میں سے ایسے ہیں جن سے بدتر مکان ہو ہی نہیں سکتا۔ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ۔ یہ جو مضمون ہے آپ لوگ حیران ہونگے کہ ان پر کیسے صادق آتا ہے لیکن واقعۃً آتا ہے۔ ہر جگہ پاکستان میں مخبری کی خاطر اور جماعت کے لوگوں کو پکڑوانے کی خاطر لوگ آئے دن آکر کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور ایمان کے بعد جب ان کو تعلیم دی جاتی ہے ان کو کتابیں دی جاتی ہیں تو وہ دوڑتے دوڑتے پولیس چوکیوں میں جاتے ہیں دیکھو جی لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں تو یہی حرکتیں ان کی اس زمانے میں بھی تھیں۔ دکھ دینے کی خاطر کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ حالانکہ وہ جب کہتے ہیں ایمان لے آئے تو کفر میں اور بھی زیادہ داخل ہو جاتے ہیں اور جب بھی ان کی ناپاک جانیں نکلیں گی خَرَجُوْا بِهٖ اسی کفر کی حالت میں جان دیں گے، اسی کفر کے ساتھ ان کے دم کھینچے جائیں گے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ اور اللہ تعالیٰ خوب اچھی طرح جانتا ہے مَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ان باتوں کو جو یہ چھپاتے تھے یا چھپایا کرتے تھے۔

اب میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دو احادیث حسد کے متعلق پیش کر کے اس مضمون کو ختم کروں گا۔ یہ سارا مضمون حسد کا ہے۔ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ آگ لگی بیٹھی ہے، مصیبت پڑی ہوئی ہے اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی نیکی تھوڑی بہت تھی بھی تو اس حسد کی آگ میں جل

جائے گی۔ نیکی کا نام ونشان مٹ جائے گا۔

عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال اياكم والحسد فان الحسد ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب او قال العشب۔ حطب یا عشب فرمایا آپ نے۔ ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد۔ ابن ماجہ نے بھی اسی حدیث کو لیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اسی طرح بھسم کردیتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو اور خشک گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

تو وہ جو نقشہ ہے دلوں کا اس کی تفصیل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے کہ کیوں یہ لوگ رفتہ رفتہ ہر قسم کی نیکی سے محروم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حسد ایک ایسی بدبخت آگ ہے کہ اگر دل میں کوئی نیکی تھی بھی تو خشک گھاس کی طرح جل جائے گی یا خشک لکڑی اور ایندھن کی طرح جس کو آگ کی خاطر بنایا جاتا ہے اس ایندھن کی طرح ان کی نیکیاں جل جائیں گی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کا حسد کے متعلق فرمان تھا کہ حسد کے نتیجے میں سب کچھ ضائع ہو جاتا ہے۔ اس پہلو سے میں جماعت کو متنبہ کرتا ہوں کہ دینی حسد تو آپ کے حصے میں بہر حال نہیں ہے۔ ان نحوستوں سے حسد کی وجہ کون سی ہے آپ کے پاس۔ **لیکن آپس کے حسد سے بچیں۔ مجھے یہ فکر ہے کہ جماعت میں بہت سے لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی نیکیوں پہ حسد کرتے ہیں، ایک دوسرے کی ایسی خوبیوں پر حسد کرتے ہیں جو ان میں نہیں ہیں۔** ایسے اموال پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اُن کو عطا فرمائے ہیں، اِن کو نہیں عطا کئے اور ایسے عہدوں پر حسد کرتے ہیں جو جماعت کی طرف سے اُن کو عطا ہوئے اور اِن کو نصیب نہیں ہیں۔ یہ روزمرہ کا قصہ ہے جو میرے سامنے آتا رہتا ہے۔

پس مجھے ہرگز جماعت کے متعلق یہ فکر نہیں اور وہ ہو بھی نہیں سکتی کہ آپ مسیح موعود کے منکروں سے حسد کریں یعنی حد سے زیادہ پاگل بھی اگر کوئی جماعت میں ہو، اللہ کے فضل سے ایسے پاگل اتنے نہیں ہیں، مگر کوئی حد سے زیادہ پاگل بھی ہو تو وہ مسیح موعودؑ کے منکرین سے حسد نہیں کر سکتا۔ شکر کرے گا خدا کا کہ ان بدبختوں میں نہیں ہوں مگر آپس میں حسد کرتے ہیں اور **جو آپس میں حسد کرتے ہیں ان کے لئے خطرہ ہے کہ دین سے گزر جائیں اور ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جن پر باقی جماعت کبھی حسد نہیں کرے گی۔** یہ رفتہ رفتہ سرکنے کا جو رستہ ہے اس کا مجھے خطرہ ہے اور اسی کے لئے میں آپ کو متنبہ کر رہا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے حسد نیکیوں کو بھسم کر دیتا ہے۔

**پس جو لوگ کسی احمدی کے مال پر حسد کریں، اس کی بعض خوبیوں پر حسد کریں، اس کے بعض عہدوں پر حسد کریں یہ دیکھا گیا ہے کہ لازماً اس حسد کے نتیجے میں ان کی نیکی مٹتی جاتی ہے اور وہ جلن میں آکر جھوٹ بولنا شروع کر دیتے ہیں فرضی باتیں اس کی طرف منسوب کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی نیکیوں کو بھی ٹیڑھی نظر سے دیکھ کر نئے غلط نتیجے نکالتے ہیں پس اس سے کلیۃً توبہ کرلیں۔** کیا تکلیف ہے اگر کسی کو کوئی بات اچھی مل جائے تو بسم اللہ۔ بھائی چارے کا تو یہ مطلب نہیں ہے کہ حسد کرو۔ بھائی چارے کا یہ مطلب ہے کہ کسی کے اندر اچھی چیز دیکھو تو خوش ہو جاؤ۔ کسی کو کچھ مل جائے تو سبحان اللہ، الحمد للہ کہو اس طرح اخوت ایک مٹھی کی طرح آپ کو اکٹھا کرلے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، **"ایسا ہی ایک حسد ہے کہ انسان کسی کی حالت یا مال و دولت کو دیکھ کر کڑھتا اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس نہ رہے۔ اس سے بجز اس کے کہ وہ اپنی اخلاقی قوتوں کا خون کرتا ہے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا"**۔ پس اسی پر میں آج کے خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم جماعت مومنین کا وہ نمونہ دکھائیں جو ساری دنیا میں اللہ کی وحدت کا نشان ہو۔ توحید باری تعالیٰ کے علم بردار اگر کوئی ہوں تو ہم ہوں اور ساری دنیا میں باہمی اخوت کے نتیجے میں دشمنوں کو بھائی بھائی بنا رہے ہوں، بھائیوں کو دشمن نہ بنا رہے ہوں۔ پس یہ جو حالت ہے یہ ساری دنیا میں جماعت احمدیہ میں بعض لوگوں کی ضرور حالت ہے ان میں حسد کا مادہ ہے اور بہت ہی خطرناک چیز ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اور اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کوڑھ ہے۔ کوڑھی جس طرح چاہتا ہے کہ سب کو ہی کوڑھ لگ جائے۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **روحانی حالتوں میں اگر کوئی شخص کسی سے کسی کی نیکی پر خوش ہونے کی بجائے اپنے اندر تکلیف محسوس کرتا ہے تو یہ چھپے ہوئے کوڑھ کی علامت ہے۔** فرمایا میں ظاہر کر رہا ہوں تم سمجھو یا نہ سمجھو۔ اگر تم دیکھنا چاہتے ہو کہ تم روحانی کوڑھی ہو کہ نہیں تو جب بھی کسی احمدی کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کوئی اچھی چیز نصیب ہو تو اپنے دل کو ٹٹولا کرو، دیکھا کرو اس پہ کیا اثر ظاہر ہوا ہے۔ اگر غصہ ہے، اگر نفرت ہے یا ملال ہے یا کچھ بھی نہیں ہے تب بھی تمہاری بلا سے اس کو جو کچھ مل جائے یہ سب کوڑھ کے آغاز کی علامتیں ہیں۔ پس کون پسند کرے گا کہ وہ کوڑھی کی طرح ہو جائے۔ کوڑھی کی آخری صورت یہ ہوتی ہے وہ کہتا ہے مجھے نہ چھونا، مجھے نہ چھونا۔ تو خدا کے مومن بندوں کے دل سے پھر یہ آواز اٹھتی ہے کہ اس ظالم، اس بدبخت کو نہ چھوؤ، اس کو اپنے حال پر رہنے دو۔

پس یہ میری دعا ہے اور اسی پر میں آج کے خطبے کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے روحانی کوڑھ سے بچائے اور حسد کی بجائے رشک پیدا فرمائے۔ رشک میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کی دوڑ ہوا کرتی ہے۔ اس دوڑ کی ہم سب دنیا کو دعوت دیتے ہیں مگر یہ دوڑ اللہ کے فضلوں کے سوا کسی کو کامیابی سے ہمکنار نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE-SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

"واقفین نو بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں"۔ (سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

عرب دوستوں کو پیش کرنے کیلئے ایک بہترین تحفہ

تفسیرِ کبیر (عربی) جلد اول ' دوم اور سوم

قرآنی علوم و معارف پر مشتمل سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی معرکۃ الآراء تفسیر جو تفسیر کبیر کے نام سے معروف ہے اور دس جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی پہلی دو جلدوں کا عربی ترجمہ پہلے سے طبع شدہ ہے اور اب تیسری جلد بھی طبع ہو چکی ہے۔ پہلی دو جلدوں میں سورۃ البقرہ کی مکمل تفسیر ہے جبکہ تیسری جلد سورۃ یونس تا سورۃ ابراہیم کی تفاسیر پر مشتمل ہے۔ عربوں میں تبلیغ کیلئے نہایت اعلیٰ تحفہ ہے۔ ان کے حصول کیلئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔ جملہ ممالک کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ تفسیر کبیر جلد اول۔ دوم اور سوم کیلئے اپنے آرڈر: ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کو بھجوائیں۔

# حضرت امیر المومنین کا درس القرآن

## ہفتہ ۱۷؍ جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس القرآن ۱۵ میں بھی سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷۰ پر ہی درس جاری رہا۔ حضور انور نے فرمایا کہ کل کے درس میں میں نے تفسیر قمی کا حوالہ دیا تھا کہ اس میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے لیکر جو بھی انبیاء بھیجے ہیں وہ واپس آئیں گے اور امیر المومنین مہدی کی مدد کریں گے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ شیعوں کے نزدیک سارے انبیاء آئیں گے لیکن نبوت کی مہر نہیں ٹوٹے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت (سورۃ النساء آیت ۷۰) سے ایسے معنے لینا جو آنحضرت ﷺ کے واضح ارشاد کے مخالف ہوں کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ چونکہ بہت سے نئے لوگ درس سننے میں شامل ہو رہے ہیں اور تبلیغ پر زور دینے کا زمانہ ہے اس لئے تشریح ضروری ہے۔ اب میں مَعَ اور مِن کی تشریح میں کچھ حدیثیں پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "سچا اور امانت دار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا"۔ یہ اُخروی دنیا کا معاملہ ہے انہیں وہاں روحانی اور معنوی معیت حاصل ہوگی یعنی صحبت اور جزا کے طور پر شرح جامع ترمذی میں اسی حدیث کے ذکر میں کہا گیا ہے کہ تجارت میں جس نے صدق اور امانت کی جستجو کی وہ زمرہ ابرار اور صدیقوں میں شمار ہوگا۔ یعنی تاجروں کو ان کے درجات حاصل کرنے کی کوشش پر ابھارا گیا ہے۔ مرتبے مراد نہیں، عمومی معیت مراد ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں ایک ایسا معنی ہے جو کبھی کسی مفسر نے بیان نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ تاجر تھے اور امین تھے اور دنیا کے اموال اور تجارتوں میں امین تھے۔ گویا کہ آپؐ نے فرمایا کہ دیکھو میں امین تھا تو مجھے خدا نے کہاں پہنچا دیا اس لئے تجارت میں دیانت سے کام لو تو اعلیٰ مقامات حاصل کرسکتے ہو۔

معیت کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ انسان کو جس سے محبت ہو اس کے ساتھ ہو۔ صحابہ آپؐ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے لیکن مرتبے میں ہرگز برابر نہ تھے۔ انسؓ بن مالک کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اَنتَ مَعَ مَن اَحبَبتَ۔ ایک حدیث میں جو ابو سعید خدریؓ ہی سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا: اہل جنت بالاخانوں میں سے بعض دوسرے لوگوں کو اپنے اوپر ایسے فاصلے پر دیکھیں گے جیسے افق پر طلوع ہونے والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس تصور سے ہی انسانی عقل ڈول جاتی ہے۔ پس اس سے اندازہ کریں کہ رسولوں میں اور پھر آنحضرت ﷺ کا مقام کتنا بلند ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کے علو مرتبت کا یہ حال ہے اور آپؐ انکساری اور فروتنی کی وجہ سے فرماتے ہیں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں گا یعنی محبت کرنے والوں کی خامیوں سے قطع نظر انہیں دیکھنے کا موقعہ عطا ہوگا۔ نبیوں کی معیت ان معنوں میں ہوگی کہ محبت کرنے والوں کی محبت کو تسکین ملے اور جن سے محبت ہے ان کے مرتبے میں کمی واقع نہ ہو۔

حضور نے فرمایا کہ غیر احمدی علماء ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ قطعیت کے ساتھ فرما چکے ہیں کہ لاَنبی بَعدِی تو اے احمدیو! تمہیں کوئی حق نہیں کہ تم کہو کہ کوئی اور نبی مبعوث ہوسکتا ہے۔ تو ہم جواباً کہتے ہیں کہ غلامانِ محمدؐ کو نبوت مل سکتی ہے کیونکہ جن پر یہ آیت (سورۃ النساء آیت ۷۰) نازل ہوئی ہے وہ خود فرماتے ہیں "لاَنبی بَعدِی" اور وہ اس آیت کے معنے بھی جانتے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ پرانے بزرگوں کو تو اپنا کوئی نفع حاصل کرنا مقصود نہ تھا انہوں نے تقویٰ کی آنکھوں سے ان آیات اور احادیث کا موازنہ کیا۔ سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مرتبے اور علم پر غور کریں اور یہ حدیث سنیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو کہو کہ آنحضرتؐ خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور آپ کا یہ قول آنحضرت ﷺ کے قول لاَنبی بَعدِی سے متصادم نہیں کیونکہ مراد یہ تھی کہ کوئی نبی آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے کو منسوخ کرنے والا نہیں آسکتا۔ اطاعت شرط ہے۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ کے وجود پر ختم ہوئی وہ صرف تشریعی نبوت ہوئی ہے نہ کہ مقام نبوت۔ پس آنحضرتؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ اور نہ ہی اسی میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے۔ حضرت ابن عربیؒ کی کتاب فتوحات مکیہ میں سے ایک اور اقتباس یہ ہے کہ "نبوت کلی طور پر اٹھ نہیں گئی۔ صرف تشریعی نبوت بند ہے اور یہ معنے لانبی بعدی کے ہیں۔ پس ہم نے جان لیا کہ آنحضرتؐ کا لاَنبی بَعدِی فرمانا یہی مطلب رکھتا تھا کہ میرے بعد اور کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی" اسی طرح شارح مشکوٰۃ ملاّ علی قاری (وفات ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں کہ کوئی نبی ایسا نہیں ہوگا جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کردے۔ یعنی انہوں نے حضرت عیسیٰ کے امکان کو کھلا چھوڑا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (وفات ۱۱۷۶ھ) آنحضرتؐ کے قول لاَنبی بَعدِی کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جو نبوت اور رسالت منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کتنا سچا، صاف اور عمدہ استنباط ہے۔ حجج الکرامہ میں ایک حدیث درج ہے کہ جو شخص کہے کہ عیسیٰ بعد نزول نبی نہ ہوں گے، پکا کافر ہے۔ یہاں بھی مسیح کے آنے کا ذکر ہے۔ وہ نبی ہوگا۔ امت محمدیہ میں سے ہوگا اور عیسیٰ کی خُو بُو پر ہوگا۔ کیونکہ اسرائیل کے عیسیٰؑ کا آسمان پر جانا ثابت نہیں تو آنا کیسے ہوگا۔ ان مولویوں کے پاس کوئی راہ نہیں۔ یا تو وہ اس عقیدے کے ساتھ مریں گے یا عیسیٰ کو وفات یافتہ ماننا پڑے گا۔ ان کے حیات مسیح کے عقیدہ کو دنیا کا کوئی سائنس دان نہیں مان سکتا۔ اور اس طرح یہ لوگ اپنی جاہلانہ باتوں سے سائنس دانوں کو خدا اور قرآن سے دور کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے پاس کوئی چارہ نہیں یا عقل کو چھٹی دیں یا ہماری بات تسلیم کریں۔ حضور انور نے ابن عربی، سراج الدین، ابن الوردی اور حضرت شاہ ولی اللہ کے حوالوں سے بتایا کہ یہ بزرگان وفات مسیح کے قائل تھے اور یہ کہ آنے والا موعود حضرت عیسیٰؑ سے فضل اور شرف میں مشابہ ہوگا۔

## اتوار ۱۸؍ جنوری ۱۹۹۸ء

حضور انور نے آج کے درس القرآن نمبر ۱۶ میں فرمایا کہ آیت نمبر ۷۰ کی تفسیر کے ابھی کچھ پہلو باوجود اختصار کے بیان کرنے والے باقی رہ گئے ہیں کچھ ایسا مواد تھا جو کبھی بیان نہیں ہوا۔ اس کی تصدیق ہوچکی ہے اس لئے اب اسے پہلے بیان کروں گا۔ تفسیر قمی کا حوالہ حضرت امام جعفر کی طرف منسوب ہوا ہے اس لئے ان کی رائے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم سے لے کر جتنے بھی نبی بھیجے ہیں وہ ضرور واپس آئیں گے اور نہ صرف یہ عمدہ بات ہے بلکہ اس کی بنا قرآن مجید کی آیت وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ" کی تفسیر پر ہے۔ حضور نے اس معروف شیعہ روایت کا ذکر کیا جس میں بیان ہے کہ امام مہدیؑ ظاہر ہوں گے تو یہ کہیں گے کہ جس نے ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، عیسیٰ، وغیرہ انبیاء کو دیکھنا ہو وہ مجھے دیکھے۔ حضور نے فرمایا اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ثابت کریں کہ وہ امام مہدی مسیح موعود ہیں اور ہم کسوف و خسوف وغیرہ نشانات لیکر ثابت کرسکتے ہیں لیکن یہ فیصلہ امام جعفر صادق خود کرچکے ہیں کہ جو بھی امام ہوگا وہ ایسا ہوگا۔

حضور انور نے شہید کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "شہید وہ ہے جو خدا کا مشاہدہ کرتا ہے اور جو خدا سے استقامت اور سکینت پاتا ہے اور کوئی حادثہ اور زلزلہ اس کو ہلا نہیں سکتا"۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک اور حدیث سنائی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خبردار رہو کہ عیسیٰ بن مریم اور میرے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا۔ پھر آنحضرتؐ نے مسیح موعود کے متعلق فرمایا کہ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب کو پاش پاش کریگا، جزیہ کو ختم کریگا۔ اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہوگا۔ یاد رکھو جن کو ان سے ملاقات کا شرف ہوا نہیں میرا اسلام ضرور پہنچائیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ مضمون ظاہر و باہر ہوچکا ہے۔ مسیح موعودؑ تشریف لائے۔ آپ کے اور آنحضرتؐ کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ اور اہم حدیث جو خاتم النبیین کی تائید میں ہماری طرف سے پیش کی جاتی ہے سنن ابن ماجہ سے لی گئی ہے یاد رکھیں آیت خاتم النبیین ۵ ہجری میں نازل ہوئی۔ ۹ ہجری میں آنحضرتؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم نوعمری کی حالت میں وفات پاگئے۔ آپ نے ان کی وفات پر فرمایا لَو عَاشَ اِبرَاهِیمُ لَکَانَ صِدِّیقاً نَّبِیاً کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اس پر بحث کرتے ہوئے بعض بے وقوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اس لئے وفات دے دی کہ بڑا ہوکر نبی نہ ہو جائے۔ گویا نبی بننا ان کے اپنے بس کی بات ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ نے اس بارے میں موضوعات کبیر صفحہ ۸۸، ۸۹ میں لکھا ہے "میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا فرمانا کہ اگر میرا بیٹا زندہ رہتا تو نبی ہو جاتا اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے متعلق بھی کہنا۔ یہ قول خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے کیونکہ خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی اُمت میں سے نہ ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس حدیث نے عیسیٰ کا معاملہ تو صاف کر دیا اور یہ وضاحت بھی کردی کہ اگر ابراہیم خدا کی تقدیر سے فوت نہ ہو جاتا تو اس کی نبوت خاتمیت کے منافی نہ ہوتی۔

حضور انور نے فرمایا بہت سے حوالے میری تقریر بعنوان "عرفان ختم نبوت" میں آچکے ہیں تاہم ایک اہم حوالہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب "تفہیمات الٰہیہ" میں درج کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی ختم ہوگئے یعنی آپ کے بعد کوئی شخص نہیں ہوسکتا جس کو خدا شریعت دے کر مبعوث کرے۔

حضرت محی الدین ابن عربی کا یہ حوالہ آپ سب کو یاد رکھنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت رسول اللہ کا کمال ہے کہ آپ نے درود شریف کی دعا کے ذریعے اپنی آل کو مرتبہ انبیاء سے ملا دیا۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ پر آپ کو ایک فضیلت بھی عطا کی یعنی آپ کو یہ شرف عطا کیا کہ آپ کی شریعت منسوخ نہ ہوگی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب الخیر الکثیر میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا جو مستقل طور پر بلاواسطہ آنحضرتؐ کے فیض پانے سے نبی ہو۔

زمانہ حال کے علماء میں سے بانی دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتوی نے بھی وہی باتیں کی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں۔ وہ لکھتے ہیں: افضلیت ظل اور اصل میں تساوی بھی ہو تو کوئی حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادھر یعنی آنحضرت ﷺ ہی کی طرف ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں اس رسول پر صدق دل سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ اس پر تمام شریعتیں ختم ہیں لیکن وہ نبوت جو اس کے چراغ سے ملتی ہے وہ ختم نہیں۔ اور اسی کے ذریعہ سے یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آپؐ کی امت میں سے نہ ہوتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر بھی میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔

حضور انور نے حضرت عبد القادر جیلانیؒ کا ایک حوالہ جو ان کے مرشد ابو علی مبارک نے بیان کیا ہے سنایا اور وہ یہ ہے کہ کائنات میں آخری مرتبہ انسان کا ہے۔ جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی

(باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں)

انگریزی دان احباب کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی

# مجلس سوال و جواب

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ

مورخہ ۲۹ر مارچ ۱۹۹۸ء محمود ہال لندن میں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ انگریزی دان احباب کی ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ جس کی کارروائی کا آغاز مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربّی صاحب نے کی اور انگریزی ترجمہ مکرم ابراہیم نونن صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ولید احمد صاحب قائم مقام صدر خدام الاحمدیہ برطانیہ نے جماعت احمدیہ کی خدمات اور اعتقادات پر مختصر تعارف پیش کیا۔

چھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ سیرالیون میں احمدیت کی گرانقدر خدمات کے حوالے سے ایک افریقن دوست نے سوال کیا کہ احمدی مسلم جبکہ ایمان و عمل میں چنیدہ جماعت میں شمار ہوتے ہیں تو پھر انہیں پاکستان میں غیر مسلم کیوں قرار دیا گیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ اس لئے کہ وہ اللہ کے چنیدہ بندے ہیں۔ اور چنیدہ بندوں کو فرسودہ اعتقادات کے لوگ ہمیشہ ہی اپنے سے باہر رکھتے ہیں۔ جیسا کہ یہودی فرقوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی جماعت کو اپنے سے علیحدہ کر دیا تھا۔ یہ بدسلوک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کے ساتھ ہوتا چلا آیا ہے۔

افغانستان میں تشدد پسندانہ مذہبی رجحانات کے بارے میں جماعت احمدیہ کا کیا ردعمل ہے؟ حضور نے فرمایا کہ افغانستان میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت سے ایمان اٹھ چکا ہے۔ اور طالبان جیسی تنظیموں نے سر اٹھا رکھا ہے۔ جس کا وہ خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے بفضل تعالیٰ ان کے فکری رجحانات میں کوئی تضاد نہیں، کوئی اختلاف نہیں۔ وہ ساری دنیا میں فکری وحدت کے حامل ہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح اور مہدی ہونے میں کیا صداقت ہے؟ اور ان کے معجزات کیا ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ مہدی کی سچائی کی شہادت کے طور پر دو آسمانی نشان چاند اور سورج کا گرہن ایسا خارق عادت معجزہ ہے جو خدا تعالیٰ نے دنیا کے دونوں حصوں میں ظاہر فرمایا۔ ایسی عظیم الشان آسمانی نشان کی شہادت کا ظہور کائنات کی تخلیق سے اب تک پہلے کبھی بھی کسی کے حق میں نہیں ہوا۔

ایک سوال یہ ہوا کہ عیسائی سے مسلمان کی شادی ہو سکتی ہے؟ حضور نے فرمایا ہو سکتی ہے لیکن اس پابندی کے ساتھ کہ مسلمان لڑکا عیسائی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے لیکن مسلمان لڑکی عیسائی لڑکے سے شادی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ اس میں کئی قسم کی معاشرتی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

حضور انور سے پوچھا گیا کہ سنگین سزا کے بارے میں اسلام کا کیا تصور ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اسلام جرائم اور برائی کے پھیلنے کی بھرپور روک تھام کرتا ہے۔ جہاں تک قتل کی سزا قتل کا تعلق ہے یہاں حکومت کو سزا معاف کرنے کا اختیار نہیں۔ اس کی حیثیت محض تھرڈ پارٹی کی رہ جاتی ہے۔ البتہ ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ چاہیں تو اپنے حق کو استعمال کریں یا نہ کریں۔

کسووا (Cossowa) سے آئے ہوئے ایک دوست نے اپنے ملک کے حالات کے بارے میں مشورہ طلب کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں پہلے سے ہی رہنمائی کی جا چکی ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے وہ بفضلہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں سے پوری طرح سے آگاہ ہے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہے۔

Cossowa کے بارے میں دوسرا سوال یہ ہوا کہ وہاں کے لوگ اسلام سے اتنا دور کیوں ہیں۔ اور انہیں قریب کیسے لایا جا سکتا ہے؟۔

حضور نے فرمایا یہ سب کچھ مسلم طاقتوں کے پھیلائے ہوئے غلط اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے جب کہ اسلام محض نام ہی نہیں بلکہ اس کی اقدار بھی ہیں جن کو اپنانا چاہئے۔ یہی کمزوری ہے جو انہیں اسلام سے دور لے جا رہی ہے۔

احمدیوں کے بارہ میں مولویوں کے متعصبانہ رویہ کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ایسا ہی ہونا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ میری امت کے ۷۲ فرقے ہو جائیں گے۔ اور کوئی بھی راہ راست پر نہیں ہو گا۔ مگر صرف ۷۳ ویں جماعت ہو گی جو صحیح راہ پر گامزن ہو گی۔ اور یہ ۷۳ واں کوئی فرقہ نہیں کہلائے گی بلکہ جماعت کہلائے گی اور آنحضرت ﷺ نے اس جماعت کی پہچان یہ بتائی تھی کہ وہ میرے جیسے ہونگے اور میرے ماننے والوں جیسے ہونگے۔ اس بارہ میں حضور انور نے ان مشابہتوں کا ذکر فرمایا جو احمدیوں پر کلمہ طیبہ پڑھنے سے روکنے، نماز سے روکنے، مساجد کی تعمیر سے روکنے اور حج پر پابندی وغیرہ کے سلسلے میں حکومت پاکستان اور سعودی عرب کی ملی بھگت سے لگائی گئی ہیں اور بتایا کہ یہی پابندیاں کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ پر اور آپ کے ماننے والوں پر لگائی تھیں۔ یہاں تک کہ خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ نے جس کے لئے تعمیر کیا تھا اسی کو حج سے روک دیا گیا۔ اسی طرح حضرت بلالؓ پر کلمہ طیبہ پڑھنے سے جس قدر مظالم اور تشدد ہوئے وہ تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا واضح ثبوت ہو سکتا ہے۔

ایک افریقن دوست نے سعودی عرب کے پھیلائے ہوئے اسلام کی فوقیت کے حوالے سے جماعت احمدیہ سے اختلاف کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ سعودی نظریات اسلام پر اتھارٹی نہیں ہیں۔ اسلام پر اتھارٹی قرآن و سنت کی ہے۔ حضور انور نے سعودی اثر و رسوخ، ان کے مزاج، ان کی سیاسی اناؤں اور ذاتی مفاد سے بھری ہوئی داستان تاریخ کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے انگریزوں کے قدموں میں سر رکھ کر اپنی طاقت کو قائم کئے رکھا اور اب وہ امریکہ کے سامنے سرنگوں ہیں۔ اور ان کی خوشنودی کے لئے سب کچھ کرتے ہیں۔ ان کے اس رویہ سے بھلا اسلام کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ ان کی نام نہاد اسلام پسندی کا تو یہ حال ہے کہ دس غیر مسلم عیسائی طاقتوں اور دس مسلم حکومتوں کی مدد سے ایک مسلم ریاست عراق کے خلاف "جہاد" کیا۔ کیا اسلامی جہاد اسی کا نام ہے جو عیسائی طاقتوں کے بل بوتے پر کیا جائے؟ پس سمجھنا چاہئے کہ سعودی اسلام کے محافظ نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ان کی کوئی حیثیت ہے۔ خود ان کے لوگوں نے ان کے اس رویہ کی مذمت کی ہے۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ مہدی کے کئی دعویدار رہے ہیں۔ ایسے میں اصل مہدی کا کیا مقام ہے؟ نیز یہ کہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مرزا صاحب کے درمیانی عرصہ میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا؟ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیانی عرصہ میں کوئی نبی نہیں تھا۔ اسی طرح پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا صاحب کے وقت تک درمیانی عرصہ میں کوئی نبی مقدر نہیں تھا۔

اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع اور دوبارہ نزول کے بارہ میں بھی سوال ہوا۔ نیز یہ بھی سوال ہوا کہ دجّال سے مراد کیا مغربی طاقتیں ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ دجّال کے ظہور سے پہلے ایک گدھے کی تمثیل بیان ہوئی ہے اور اس کی خصوصیات بھی بیان ہوئی ہیں کہ دجّال کا ایک ایسا گدھا ہو گا جو آگ کا ایندھن کھائے گا اور فضا میں اس کی صورت کچھ اور ہو گی۔ سمندر میں اور ہو گی اور سطح زمین پر کچھ اور۔ پس آج کی ایجاد شدہ سب سواریوں پر نظر ڈالیں تو اس کے موجد کے طور پر مغربی طاقتیں ہی سامنے آتی ہیں۔

آخر میں ایک نوجوان نے سوال کیا کہ جب سے میں احمدی ہوا ہوں بفضلہ تعالیٰ تبلیغ سے کئی ایک کو احمدی بنایا ہے۔ لیکن اس جہاد میں بہت سی مشکلات ہیں ان کا کیا حل ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ اور دعاؤں سے کام لینا چاہئے۔ جس کے لئے آپ کام کر رہے ہیں آپ دعا کریں گے تو وہ ضرور آپ کی مشکلات دور فرمائے گا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کی یہ پر لطف مجلس سوال و جواب بالآخر بیعت پر اختتام پذیر ہوئی جس میں ۲۰ دوستوں نے حضور انور ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے امت مسلمہ احمدیہ میں شرکت فرمائی۔ (اس مجلس سوال و جواب کا یہ بہت مختصر تعارفی خلاصہ ہے۔ بلاشبہ یہ ویڈیو ریکارڈڈ تقریب عیسائیوں اور مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں کے لئے مدلل عام فہم لہجے میں بیان فرمودہ تبلیغی مخزن ہے۔ اصل آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کے حصول کے لئے شعبہ سمعی بصری یو کے سے رابطہ کریں۔)

رپورٹ مرتبہ :۔ بشیر الدین احمد سامی لندن۔

## نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۴ر جون ۱۹۹۸ء بروز جمعرات درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر : مکرمہ ناصرہ ندیم صاحبہ۔ محترم محمد یامین ندیم صاحب کی بیگم۔ جسطرح ندیم صاحب سلسلہ کے فدائی ہیں اسی طرح ناصرہ صاحبہ بھی فدائی تھیں۔ ان کی جوڑی اس لحاظ سے جماعت انگلستان میں ایک نمونہ کی جوڑی تھی۔ مسلسل وفا کے ساتھ انہوں نے جماعت سے تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی دین کا عاشق بنایا۔ ایسی ماں پر جس حد تک بھی ممکن ہو بچوں کو فخر کرنا چاہئے اور انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

### نماز جنازہ غائب:

☆۔ مکرم عبید اللہ علیم صاحب جو ۱۸ر مئی کو کراچی میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۳۹ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے اور بعد میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے بطور شاعر تو یہ معروف تھے ہی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ان کی غیر معمولی قدر اس لئے کرتے تھے کہ یہ احمدیت کے حق میں بڑے غیر تمند اور ایک ننگی تلوار کی طرح رہے ہیں اور اسی طرح اپنے ذاتی معاملات میں بھی یہ ہمیشہ نہایت غیر تمند رہے ہیں۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

☆۔ مکرمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سلسلہ کی تاریخ میں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ خصوصی تعلق کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نور بیگم صاحبہ نہایت کم گو اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ ان کے اخلاص کی وجہ سے حضور انور نے خود ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا فیصلہ فرمایا ہے۔

☆۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب آف لاہور۔ اپنے سب بہن بھائیوں میں فدائیت اور وفا میں بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اسی طرف بلایا۔ ان کے اخلاص اور دیرینہ تعلق کی بناء پر نہ کہ ان کی اولاد کے کہنے پر حضور نے خود اپنے دل سے ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔

☆۔ مکرمہ فضیلت بی بی صاحبہ (دار العلوم شرقی ربوہ) ایک درویش صفت غریب مسکین خاتون تھیں جو دعا گو اور بہت سادہ طبیعت کی تھیں۔ ان کی نماز جنازہ غائب بھی ساتھ ہی ہو گی۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

## ضروری اعلان

جن جماعتوں میں واقفین نو بچے بچیاں ہیں ان کے سیکرٹریان وقف نو۔ مبلغین کرام اور معلمین کرام کو سہ ماہی کارگزاری رپورٹ فارم بھجوائے گئے ہیں اور بذریعہ خطوط بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اپنی کارگزاری رپورٹ ہر سہ ماہی میں باقاعدگی سے بھجوائیں لیکن سوائے چند ایک کے اکثر جماعتوں کے سیکرٹریان وقف نو مبلغین و معلمین کرام کی طرف سے رپورٹ کارگزاری دفتر وقف نو کو نہیں مل رہی ہے۔ اعلان ہذا کے ذریعہ سیکرٹریان وقف نو مبلغین و معلمین کرام کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنی کارگزاری رپورٹ باقاعدگی سے دفتر وقف نو کو بھجوایا کریں۔ اگر کسی جماعت میں رپورٹ فارم نہیں پہنچے تو دفتر وقف نو قادیان سے طلب فرمائیں۔ (نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

## فوٹوز واقفین نو

جملہ واقفین نو بھارت کے والدین کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبار بدر میں واقفین نو کے فوٹوز کی چوتھی قسط شائع کی جاتی ہے جن واقفین نو کے فوٹو تاحال اخبار بدر میں شائع نہیں ہوئے ان کے فوٹوز دفتر شعبہ وقف نو کو ارسال کریں۔ یاد رہے کہ فوٹوز بلیک اینڈ وہائٹ پاسپورٹ سائز کے ہی ہونے چاہئیں دوسرے فوٹوز شائع نہ ہو سکیں گے۔ (نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

# جماعت احمدیہ کا عظیم کارنامہ کسر صلیب اور عیسائی حلقوں کا رد عمل

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے ایک صدی سے پولوسی مذہب کے خلاف زبردست عالمی جدوجہد شروع کر رکھا ہے جس کا رد عمل عیسائی حلقوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتا رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک نمونہ ایل بیون جونز بی۔ اے (ویلز) بی۔ ڈی۔ (لندن) کی کتاب "اہل مسجد" سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہ عیسائی فاضل اور مصنف "نیا مجادلہ" کے زیر عنوان جماعت احمدیہ کی نسبت حسب ذیل الفاظ میں گوہر افشانی فرماتے ہیں:

"اسلام کی نئی حمایت کے ساتھ ساتھ گزشتہ صدی کے آخری حصہ میں ایک نیا مجادلہ میسحیت کی صریح مخالفت کے مقصد سے ظہور پذیر ہوا۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ نئے مجادلہ کا آغاز نہ تو سر سید احمد نے اور نہ ہی ان کے ہم خیال لوگوں نے کیا ......... ان احمدیوں نے عام طرز کے دلائل کے ذریعہ میسحیت کو غیر معتبر ثابت کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ جن خیالات میں پھر انتہا پسند خیالات کے مغربی نکتہ چینیوں کا اثر پایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ مسیحی مذہب کا موجد مسیح نہیں بلکہ پولوس ہے اور کہ کلیسا کے رسوم اور اس کے تہواروں سے پتہ لگتا ہے کہ میسحیت کا ماخذ بت پرست مذاہب ہیں اور رومیوں اور یونانیوں کے قدیم مذاہب کا اثر اس میں اب تک موجود ہے اور یہ کہ میسحیت کا مقصد ہرگز یہ نہیں تھا کہ یہ ایک عالمگیر مذہب مانا جائے۔ چنانچہ خود مسیح نے اپنی خدمات اسرائیل کے گھرانوں تک ہی محدود رکھیں۔ پھر وہ اعتراض کرتے ہیں کہ مغربی ممالک کے گرجوں کی عبادتوں میں لوگوں کی تعداد کا کم ہونا میسحیت کے اثر کے زائل ہونے کی دلیل ہے اور جماعتی حالات بھی مورد الزام ٹھہرائے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ عورتوں کی حیثیت اور طلاق کی کثرت سے خصوصاً امریکہ کے ممالک متحدہ میں جیسی کچھ کہ حالت ہے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان عورتوں کی حالت زیادہ اچھی ہے اور کہ بہر حال بدکاری کا قانوناً جائز ٹھہرالینا اسلامی شریعت کیثر ازدواجی کو جائز قرار دینے سے کہیں بدتر ہے وغیرہ۔

احمدیوں کا بیان ہے کہ مسیحی مبلغوں کی غلط بیانی کے سبب مغرب میں اسلام صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔ اور یوں مسیحی ممالک کو اصل حقیقت سے آگاہ کرنا اور اس دوران عمل میں کلیساؤں کے تبلیغی مساعی کو بے کار کر دینا ان کے علانیہ مقصد کا ایک جزو ہے۔ ان کے ہاں ایک ہادی کا بیان ہے کہ "یورپ اور امریکہ کے دو براعظم جو اسلام کی مخالفت کرنے میں میسحیت کو مدد پہنچا رہے ہیں وہ قطعاً اسلام سے ناواقف ہیں اور اس تحریک کو اس غلط تصور کے زیر اثر وہ چلا رہے ہیں جو مسیحی مبلغوں نے اُن کے ذہن میں پیدا کر رکھا ہے ...... اگر ہم ان ممالک میں اسلامی رسائل و کتب کی نشر و اشاعت کریں ...... تو ہم نہ صرف مسیحی تبلیغ کی ترقی ہی روک سکیں گے بلکہ اس کی حیات بخش طاقت کے مرکز پر موت کی ضرب لگا سکیں گے"۔ انہی احمدیوں کی کوششوں سے لندن و پیرس اور برلن میں مسجدیں تعمیر ہوئی ہیں ......۔

مسلمانوں کے دلوں میں خداوند مسیح کی عزت صدیوں سے قائم رکھی ہے (سورۃ آل عمران آیت ۴۰ اور سورۃ النساء آیت ۱۶۹) لیکن گزرے پچاس سالوں سے اس نئے خیال کا اثر قدیم نقطہ نگاہ کے بدلنے میں رفتہ رفتہ اپنا کام کر رہا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ مسلمانوں میں اعلیٰ خیالات کے لوگ اس طرز سے متنفر ہیں تاہم یہ صاف ظاہر ہے کہ جو اپنے آپ کو احمدی نہیں کہتے وہ بھی اسلام کو افضل مذہب ثابت کرنے کی کوشش میں میسحیت کے خلاف اس نئے ہتھیار کے استعمال سے نہیں جھجکتے۔

مرزا قادیانی نے اس قسم کے دلائل کو جائز ٹھہرانے کی غرض سے کہ جس سے اس وقت کے بہتیرے مسلمان برانگیختہ ہو گئے تھے یہ کہا کہ میں قرآن کے عیسیٰ پر نہیں بلکہ اناجیل کے یسوع پر حملہ کر رہا ہوں ...... تین وجوہات کی بناء پر اس نے اس طرز مجادلہ کو اختیار کیا۔

(۱)...... جن اعلانیہ مناظروں کا آغاز ڈاکٹر فنڈر نے کیا تھا ان میں اسلام اور محمد صاحب کے افشاء واقعات کے سبب ہندوستان کے مسلمانوں کے خیال و احساس میں جو ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ اس کے اثر کا ایک حصہ اس تحریک کی بنیاد تھی اور یوں اندیشہ ہے کہ اس **تحریک احمدیہ کی ابتدا سخت انتقام کی طبیعت میں کی گئی۔**

(۲)...... اپنے اس دعویٰ کی تائید میں کہ وہ مسیحی موعود ہے اس نے یہ لغو قصہ اختراع کیا کہ مسیح نے صلیب پر نہیں بلکہ کشمیر میں فطری موت سے انتقال کیا اور **یوں مرزا نے مسیحی ایمان پر ضرب کاری لگانے کی کوشش کی۔**

(۳)...... اس نے اپنی فراست سے جو اس میں کافی طور پر تھی یہ معلوم کیا کہ سب سے بڑا مسئلہ تصفیہ طلب دونو مذاہب کے مابین ان کے بانیوں کا ہے اور اس معاملہ میں جماعت احمدیہ کے دونوں فریقین کی اس نے راہنمائی کی ہے اور یہ لوگ اب مانتے ہیں کہ حقیقی بحث نہ تو اِس کتاب یا اُس کتاب کی ہے اور نہ اِس عقیدہ یا اُس عقیدہ کا ہے بلکہ مسیح یا محمد کے سوال پر ہے گویا کہ ان لوگوں نے ٹھان لیا ہے کہ **جو کچھ محمد صاحب نہیں ہو سکتے وہ مسیح بھی نہیں ہونے پائیں گے۔**

اگر جماعت قادیانی کے بانی کے رجحان و مقصد کے مزید ثبوت کی ضرورت ہے تو یہ اس کے بیان سے ملتی ہے جسے ہم اس کی "آخری وصیت" کہہ سکتے ہیں"۔

("اہل مسجد" مصنفہ ایل بیون جونز۔ بی۔اے (ویلز) بی۔ ڈی۔ (لندن) مترجم جے عبدالسبحان بی۔اے۔بی۔ ڈی۔ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۰۔ پنجاب رلیجئس بک سوسائٹی۔ انارکلی لاہور۔ ۱۹۵۲ء)

ان الفاظ کے بعد مؤلف کتاب نے "ازالہ اوہام" صفحہ ۵۶۱ تا ۵۶۲ کا اقتباس درج کیا ہے جو مکمل صورت میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ:

**"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کرو۔ جب تم مسیح کا مُردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک اُن کا خدا فوت نہ ہو اُن کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں اُن کے ساتھ عبث ہیں۔ اُن کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلاوے"۔**

ہر طرف ہر ملک میں ہے بُت پرستی کا زوال
کچھ نہیں انساں پرستی کو کوئی عزّ و وقار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار

(المسیح الموعود)

> اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

## نرگاؤں میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

تین مئی کو محترم ڈاکٹر عبد الباسط خان صاحب صوبائی امیر اُڑیسہ کی زیر صدارت بعد نماز مغرب جلسہ سیرۃ النبیؐ مسجد احمدیہ نرگاؤں میں منعقد ہوا۔ مکرم عاشق خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے تلاوت کی۔ بعدہٗ خاکسار سید فضل نعیم احمد معلم وقفِ جدید، محترم میر ہدایت علی صاحب صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں نے تقریر کی۔ آخر پر صدرِ اجلاس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کے واقعات بیان کئے۔ اختتام جلسہ پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سید فضل نعیم احمدی۔ معلم وقفِ جدید نرگاؤں)

## جلسہ یوم تربیت

۱۵ر مارچ کو مشن ہاؤس میں ٹھیک ساڑھے چار بجے جلسہ یومِ تربیت منعقد کیا گیا۔ جلسے کا آغاز محترمہ قدسیہ ناز صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ "پردے کی اہمیت" کے عنوان پر محترمہ راشدہ صاحبہ نے تقریر کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تقریر 'حقیقی علم حاصل کرو' کا کچھ حصہ محترمہ امۃ المنان صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

"مساجد مجالس اور گفتگو کے آداب" عنوان کے تحت محترمہ نصیرہ سلطانہ صاحبہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی نے "احمدی ماؤں سے دردمندانہ اپیل" اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اور تمام ممبرات کو صحیح طریق سے پردے کی پابندی کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے ممبرات کو سمجھایا کہ آپ بچوں میں بچپن سے ہی نیکی کی عادت ڈالیں اپنے گھر کا دینی ماحول بنائیں۔ بعدۂ ایک نظم صادقہ رشید صاحبہ نے پڑھی۔ دُعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(امۃ الحفیظ صدر لجنہ اماء اللہ دہلی)

## ہفتہ تربیت

مجلس انصار اللہ بنگلور نے ہفتہ تربیت ۱۲ر تا ۹۸۔۴۔۱۹ منایا۔ افتتاحی اجلاس ۹۸۔۴۔۱۲ کو بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں کل اراکین مجلس شامل رہے۔ اس اجلاس میں نماز کی اہمیت اور ضرورت پر تقاریر ہوئیں۔ وفد کی شکل میں افراد جماعت کے گھروں تک جا کر نماز کا جائزہ لیا گیا۔ مورخہ ۹۸۔۴۔۱۹ بعد نماز عصر ایک اجتماعی اجلاس کیا گیا۔ جس کی صدارت محترم محمد سبغت اللہ صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ صوبہ کرناٹک نے کی۔ مقررین نے بہ سلسلہ نماز اس کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(نثار احمد زعیم مجلس انصار اللہ بنگلور)

## یادگیر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

۱۵ر مارچ ۱۹۹۸ء کو حلقہ مسلم پورہ میں زیر صدارت محترمہ مبارکہ سلیم صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ عزیزہ سلیمہ بیگم ڈنڈوتی کی تلاوت کے بعد محترمہ مالن بی صاحبہ محترمہ کبریٰ بیگم صاحبہ، محترمہ ذکیہ قدوس صاحبہ، عزیزہ بشریٰ خاتون، عزیزہ فہیمہ بیگم، عزیزہ صبیحہ ڈنڈوتی نے جلسہ میں تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔ محترمہ صدر صاحبہ نے بھی احادیث و قرآن مجید کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔ (نصرت خاتون جنرل سیکرٹری)

## درخواست دُعا

نرگاؤں اُڑیسہ میں جماعت کی سخت مخالفت ہو رہی ہے۔ مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور علاقے کے لوگوں کے احمدیت میں داخل ہونے کے واسطے دُعا کی درخواست ہے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

اسلامی معاشرہ

# قرضہ حسنہ کے لین دین میں معاشرہ کی ذمہ داریاں

از۔ محترم مولانا
محمد انعام غوری صاحب
ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اللہ تعالیٰ نے معاشرہ کو ایسا مزاج عطا فرمایا ہے کہ ہر انسان خواہ امیر ہو یا غریب دوسرے انسان کا محتاج ہے۔ سوائے خدا کی اُن عطیات کے جو اسکی صفت رحمانیت کے تابع ہمیں میسر ہیں جیسے اُس کا سورج روشنی دے رہا ہے اور اُسکی ہوا سے ہم سانس لے رہے ہیں جس کا ہمیں کوئی ٹیکس نہیں دینا پڑتا ہے ورنہ روز مرہ کی ضروریات کو دیکھیں تو سمجھ آجاتی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کس قدر محتاج ہیں حتی کہ وہ پانی جو خدا تعالیٰ محض اپنی رحمت کے صدقے ہمارے لئے بادلوں سے اُتارتا ہے اُس کو بھی حاصل کرنے کیلئے ہم ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ کہیں ماشکیوں کی ضرورت پڑتی ہے تو کہیں نل اور ٹونٹیوں کی اور کہیں ٹیوب ویل وغیرہ کی۔ غرضیکہ خدا کا عطا کردہ پانی بھی خرید کر حاصل کرنا پڑتا ہے اور جن علاقوں میں پانی کی کمی ہوتی ہے وہاں ایک ایک لوٹا پانی پر جھگڑے ہو جاتے ہیں۔

ایسی ہی روز مرہ کی ضروریات کی تکمیل میں مالی لین دین بھی ہمارے معاشرے کی اہم ضرورت ہے اس میں شک نہیں کہ مالدار لوگوں کو شاذ و نادر کسی سے قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہے جبکہ تیسری دنیا کے متوسط طبقے کو اکثر اور غریب طبقے کو تو آئے دن قرض کی ضرورت در پیش رہتی ہے بعض کی پوری زندگی ہی قرض لے کر ضروریات پوری کرنے اور قرض اُتارنے میں گزر جاتی ہے۔

یہاں اُن کاروباری قرضوں کا ذکر مقصود نہیں ہے جو آج کل بینک کے سودی مالی نظام سے حاصل کئے جاتے ہیں جس میں غرباء کی نسبت مالدار لوگ ہی زیادہ فائدہ اُٹھاتے نظر آتے ہیں۔ یہاں اُن روز مرہ کی حقیقی ضروریات کا ذکر ہو رہا ہے جس میں عام متوسط طبقہ بھی محدود مالی وسائل کی وجہ سے بچوں کی اچھی تعلیم کیلئے۔ ہنگامی علاج معالجہ کیلئے۔ بچوں کی شادیوں کیلئے۔ یا بعض دفعہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر دو وقت کی روٹی کمانے کیلئے بھی قرضہ حسنہ کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

اسلامی معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سود کی لعنت سے پاک قرضہ حسنہ کے لین دین کا طریق ہمیشہ ہی جاری رہا ہے اور مسلمانوں کے متمول اور صاحب حیثیت افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے اموال میں ہمارے غریب و نادار بھائیوں کا بھی حصہ ہے۔ چنانچہ وہ جماعتی نظام کے تابع رفاہ عامہ کی خاطر ادا ہونے والے زکوٰۃ اور صدقہ و خیرات کے علاوہ انفرادی طور پر بھی اپنے ضرورت مند دوست و اقارب وغیرہ کو قرضہ حسنہ فراہم کرتے رہتے ہیں۔

اسلام نے قرض فراہم کرنے والوں اور قرض لینے والوں کیلئے کچھ قواعد و ضوابط اور بعض ضروری نصائح فرمائی ہیں ان کو ملحوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ ورنہ معاشرہ اس کار خیر کی برکات سے محروم ہوتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ کی آیت ۲۸۳ میں ہدایت فرمائی ہے کہ قرض کے لین دین کے وقت خواہ رقم تھوڑی ہو یا زیادہ باقاعدہ تحریری معاہدہ لکھا جانا چاہئے جس پر گواہوں کی تصدیق بھی ضروری ہے اور اس معاملہ میں ہرگز سستی نہیں کرنی چاہئے

بعض اوقات نادانی میں یا دوستی اور بے تکلفی اور ایک دوسرے پر اعتماد کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ قرض کے لین دین میں تحریری معاہدات کو اہمیت نہیں دی جاتی بلکہ اگر کوئی تحریر مانگے تو اُس کے دوست کو ناگوار گزرتا ہے کہ اتنا بھی مجھ پر اعتبار نہیں ہے کہ تحریر کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

اگر تحریر نہ لی گئی ہو تو بہت سی قباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ کبھی رقم کی تعین میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ دینے والا کہتا ہے میں نے پانچ ہزار روپے دئے تھے لینے والا کہتا ہے نہیں تمہیں غلطی لگ رہی ہے میں نے تو تین ہزار روپے لئے تھے۔ کبھی واپسی کی مدت میں اختلاف ہو جاتا ہے بعض دفع تو قرض لینے والے کی نیت ہی خراب ہو جاتی ہے اور وہ سرے سے ہی رقم کا منکر ہو جاتا ہے تب تمام دوستی یاری دھری رہ جاتی ہے۔ ایسے تلخ تجربات کے وقت پھر قرآن کریم کے مذکورہ حکم کی اہمیت اور برکت سمجھ آتی ہے۔

پھر قرض کی واپسی کی اتنی اہمیت ہے کہ مرنے والے کے ورثاء میں ترکہ کی تقسیم سے پہلے قرض کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔ یعنی پہلے مرحوم کے ذمہ واجب الادا قرض کی ادائیگی عمل میں لائی جائے گی اس کے بعد باقی ترکہ ورثاء میں تقسیم ہو گا۔

(سورۃ نساء آیات ۱۲۔ ۱۳)

بعض اوقات یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ قرض لیتے وقت عاجزی' انکساری اور مصیبت کا جس رنگ میں اظہار ہوتا ہے اور بروقت قرض کی واپسی کے جو وعدے کئے جاتے ہیں قرض کے مل جانے کے بعد وہ سب بھلا دئے جاتے ہیں۔ مزید تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی دیگر ضروریات کی تکمیل میں تو کوشاں نظر آتے ہیں لیکن باوجود استطاعت کے قرض کی واپسی میں ٹال مٹول سے کام لے رہے ہوتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کیلئے سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ نے تنبیہ فرمائی ہے چنانچہ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا استطاعت رکھنے والے کا جبکہ سب کچھ موجود ہو قرض واپس نہ کرنا اور ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔

اس میں شک نہیں کہ بعض اوقات تنگدستی اور حالات کی مجبوری سے بروقت قرض کی واپسی میں بڑی مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اس کے ازالہ کیلئے آنحضرت ﷺ نے دُعا سکھائی ہے چنانچہ ترمذی شریف میں یہ حدیث درج ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دُعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا۔ تم یہ دُعا مانگا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِی بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔ یعنی اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو۔ حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے۔

اسکے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ نے قرض وصول کرنے والوں کو تنگ دستوں کے ساتھ نرمی کرنے کی نصیحت بھی فرمائی ہے چنانچہ مشکوٰۃ میں حضرت ابو قتادہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اُسے چاہئے کہ وہ تنگدست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

اصل بات یہ ہے کہ مقروض شخص کی اگر نیت صاف ہو اور قرض کی واپسی کی فکر کرتا رہے اور دُعاؤں اور تدابیر سے کوشش میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ ضرور ایسے زیر بار لوگوں سے قرض کے بوجھ اُتار دیا کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسے ایمان افروز رنگ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی لاج رکھ لیتا ہے کہ انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے چنانچہ حضرت حکیم مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ذمہ ایک سیٹھ کی بہت بڑی رقم اُس زمانے کے ایک لاکھ پچانوے ہزار واجب الادا تھی اللہ تعالیٰ نے دست غیب سے اس بھاری قرضہ کی رقم کی ادائیگی کا سامان فرما دیا جبکہ آپؓ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس قادیان میں آکے دھونی رما کے بیٹھ گئے تھے۔ اس واقعہ کی ایمان افروز تفصیل حیات نور مصنفہ حضرت شیخ عبد القادر صاحب سوداگر کے صفحہ ۱۸۴ پر یوں درج ہے کہ

۔۔۔ حضرت مولوی صاحبؓ جب سیاسی حالات کے ماتحت مہاراجہ جموں کشمیر کی ملازمت سے الگ کئے گئے تو بعد میں حالات کے سدھرنے پر مہاراجہ صاحب کو خیال آیا کہ مولوی صاحب ایک بہت بڑے حاذق طبیب تھے ان کو ملازمت سے علیحدہ کرنے میں ہم سے ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے انہیں واپس لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپؓ سے جب عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اب میں ایسی جگہ پہنچ چکا ہوں کہ اگر مجھے ساری دُنیا کی حکومت بھی مل جائے تو میں اس جگہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ چونکہ مہاراجہ صاحب کو اس ناانصافی کا شدت سے احساس تھا اس لئے انہوں نے اس کا ازالہ کرنے کی یہ تجویز کی کہ اب کی مرتبہ جنگلات کا ٹھیکہ صرف اسی شخص کو دیا جائے جو منافع کا نصف حصہ حضرت مولوی صاحب کو ادا کرے۔ چنانچہ اس شرط کے ساتھ ٹینڈر طلب کئے گئے۔ جس شخص کو ٹھیکہ ملا اس نے جب سال کے بعد اپنے منافع کا حساب کیا تو خدا تعالیٰ کی حکمت کہ اُسے ٹھیک تین لاکھ نوے ہزار روپیہ منافع ہوا۔ جس کا نصف ایک لاکھ پچانوے ہزار بنتا تھا۔ اور اسی قدر حضور کے ذمہ قرض تھا۔ چنانچہ جب یہ روپیہ حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور نے فرمایا یہ روپیہ ریاست میں واپس لے جاکر فلاں سیٹھ صاحب کو دے دیا جائے۔ ہم نے اس کا قرض دینا ہے۔ دوسرے سال مہاراجہ نے پھر اسی شرط پر ٹھیکہ دیا لیکن اس سال جب منافع کا نصف روپیہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا تو حضور نے لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ نہ اس کام میں میرا سرمایہ لگا نہ میں نے محنت کی۔ میں اس کا منافع لوں تو کیوں لوں۔ اُس نے کہا پھر پچھلے سال کیوں لیا تھا؟ فرمایا۔ وہ تو میرے رب نے اپنے وعدہ کے مطابق میرا قرض اتارنا تھا جب وہ اتر گیا تو اب میں کیوں لوں۔"

(بحوالہ مبشرین احمد جلد اول سیرت حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ صفحہ ۳۲۔ ۳۳ مؤلفہ محترم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان)

بعض اوقات سچی نیت رکھنے والوں کو ہی زندگی میں قرض کی ادائیگی کی توفیق نہیں ملتی اور اچانک پیغام اجل آجاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ پھر ان کے ورثاء کو توفیق بخشتا ہے وہ سب سے پہلے مرحوم کے قرض کی ادائیگی کا فکر کرتے ہیں خواہ ورثاء کے لئے ایک کوڑی بھی نہ بچتی ہو۔ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ کے ایک مخلص صحابی کا مندرجہ ذیل واقعہ بہت ایمان افروز ہے جو بخاری شریف میں درج ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ان کے والد غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش کر گئے۔ انہوں نے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑیں۔ اور ان کے اوپر کچھ قرض تھا۔ جب کھجوریں توڑنے کے دن آئے تو میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یارسول اللہ! آپ کو بخوبی علم ہے کہ میرے والد غزوہ اُحد میں شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کافی قرضہ پیچھے چھوڑا ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ کھجوروں کے پاس تشریف لے چلیں تاکہ قرضخواہ آپ کو دیکھ کر کچھ تخفیف کر دیں۔ فرمایا تم جاؤ۔ اور ہر قسم کی کھجوروں کی علیحدہ ڈھیری لگا دو۔ میں نے ارشاد کی تعمیل کر کے آپ کو بلایا۔ قرضخواہ آپؐ کو دیکھ کر اور بھی سختی سے تقاضا کرنے لگے۔ آپ نے جب اُن کا یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور اس کے اوپر بیٹھ گئے اور مجھے حکم دیا کہ اپنے قرضخواہوں کو بلا لو۔ تب آپؐ خود پیمانہ بھر بھر کر اُنہیں دیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد کا سارا قرضہ ادا کر دیا۔ جبکہ خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا تھا کہ سارا قرضہ ادا ہو جائے خواہ میں بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی لے کر نہ جاسکوں۔ پس خدا کی قسم ہمارے مصطفےٰ کے صدقے تمام ڈھیریاں اسی طرح بچ رہیں حتی کہ میں دیکھتا ہوں کہ جس ڈھیر پر رسول اللہ بیٹھے تھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ اس میں سے گویا ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

(بخاری کتاب الوصایا باب قضاء الوصی دیون المیت)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

# مولانا محمد شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی کی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں

...... محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ...... (قسط 6 آخری)

گزشتہ سال یکم اکتوبر کے روزنامہ سالار بنگلور میں محمد شعیب اللہ دیوبندی نے سیدنا اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ سے بھرپور غلاظت آمیز مضامین لکھے اور جب مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولتے ہوئے اخبار مذکورہ کو جوابی مضامین بھیجے تو اخبار نے شرافت اور صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ ان مضامین کو قسط وار اخبار بدر میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا کی کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کیلئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کردینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت عشق کا آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہش اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کردے" (اخبار وکیل امرتسر جون ۱۹۰۸ء بحوالہ بدر ۱۸ر جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۳۲) مولانا ابوالکلام آزاد صاحب نے اخبار وکیل امرتسر کے ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء کے پرچہ میں ایک شذرہ سپرد قلم کرکے فرمایا تھا جس کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجئے۔ "اگرچہ مرزا صاحب نے علوم مروجہ اور دینیات کی باقاعدہ تعلیم نہیں پائی تھی مگر ان کی زندگی اور زندگی کے کارناموں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاص نصرت لئے پیدا ہوئے تھے جو ہر کس و ناکس کو نصیب نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے اپنے مطالعہ اور فطرت سلیم کی مدد سے مذہبی لٹریچر پر کافی عبور حاصل کیا ۱۸۷۱ء کے قریب جبکہ ان کی ۳۵۔۳۶ سال کی عمر تھی ہم ان کو ایک غیر معمولی مذہبی جوش میں سرشار پاتے ہیں وہ ایک سچے اور پاکباز مسلمان کی طرح زندگی بسر کرتا ہے اس کا دل دنیوی کششوں سے غیر متاثر ہے اور خلوت میں انجمن اور انجمن میں خلوت کا لطف اٹھانے کی کوشش میں مصروف ہے ہم اسے بے چین پاتے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی ایسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ہے جس کا پتہ فانی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسلام اپنے گہرے رنگ کے ساتھ اس پر چھایا ہوا ہے۔ کبھی وہ آریوں سے مباحثہ کرتا ہے کبھی حمایت و حقیقت اسلام میں وہ مبسوط کتابیں لکھتا ہے ۱۸۸۶ء میں بمقام ہوشیارپور آریوں سے جو مباحثات انہوں نے کئے تھے ان کا لطف اب تک دلوں سے محو نہیں ہوا غیر مذاہب کی تردید اور اسلام کی حمایت میں جو نادر کتابیں انہوں نے تصنیف کی تھیں ان کے مطالعہ سے جو وجد پیدا ہوا وہ اب تک نہیں اترا ان کی ایک کتاب براہین احمدیہ نے غیر مسلموں کو مرعوب کردیا اور اسلامیوں کے دل بڑھائے اور مذہب کی پیاری تصویر کو ان آلائشوں اور گرد و غبار سے صاف کرکے دنیا کے سامنے پیش کیا جو مجاہل کی توہم پرستیوں اور فطری کمزوریوں نے چڑھادئے تھے غرض کہ اس تصنیف نے کم از کم ہندوستان کی مذہبی دنیا میں ایک گونج پیدا کردی جس کی صدائے بازگشت ہمارے کانوں میں اب تک آرہی ہے گو بعض بزرگان اسلام اب براہین احمدیہ کے براہونے کا فیصلہ دے دیں محض اس وجہ سے کہ اس میں مرزا صاحب نے اپنی نسبت بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں اور بطور حفظ ماتقدم اپنے آئندہ دعاوی کے متعلق بہت کچھ مصالحہ فراہم کرلیا تھا لیکن اس کے بہترین فیصلہ کا وقت ۱۸۸۰ء تھا جبکہ وہ کتاب شائع ہوئی مگر اس وقت مسلمان بالاتفاق مرزا صاحب کے حق میں فیصلہ دے چکے تھے۔ کیریکٹر کے لحاظ سے ہمیں مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا ایک چھوٹا سا دھبہ بھی نظر نہیں آتا وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرض کہ مرزا صاحب کی زندگی کے ابتدائی پچاس سالوں نے کیا بلحاظ اخلاق و عادات اور پسندیدہ امور کیا بلحاظ مذہبی خدمات و حمایت دین مسلمانان ہند میں ان کو ممتاز برگزیدہ اور قابل رشک مرتبہ پر پہنچادیا۔

(اخبار وکیل امرتسر ۳۰ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱)

یہ اُس شخص کا خراج تحسین ہے جس کے پاءِ سنگ کو بھی مولوی شعیب جیسے مولوی نہیں پہنچ سکتے یہ وہ سیرت طیبہ و عظمت کردار ہے جو سوائے مامورین من اللہ کہ کہیں اور نہیں ملے گی اور اب ہم اس سے بڑھ کر حضرت مرزا صاحب کی سیرت و کردار پر کیا پیش کریں کیوں کہ اصل مسئلے مولوی شعیب کے نزدیک یہی تھے۔ پس مولوی شعیب کم سے کم اپنا نظریہ بدل ڈالیں ورنہ ذلت و رسوائی ان کے در پہ کھڑی ہے بہرحال مولوی مفتاحی کیلئے مذکورہ بالا سیرت و کردار ناکافی ہوں تو ایک اور اخبار کا حوالہ پیش کرتا ہوں یہ تبصرہ دہلی کے اخبار کرزن گزٹ کا ہے اس اخبار کے ایڈیٹر مرزا حیرت صاحب دہلوی نے حضرت مرزا صاحب کی وفات پر لکھا۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی انجام دیں ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندی ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔۔۔

اس کا پرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالہ ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

R.L. No 352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲)

(۳)

اہلحدیث

امرتسر (پنجاب)

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ

والیان ریاست سے

رؤسا و جاگیرداروں سے

عام خریداروں سے

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

یوم جمعہ مورخہ ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری المقدس مطابق ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء

کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لاسکتے ہیں اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہوکر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی

مفسد اور دجال جانتا ہوں نہ اب بلکہ سالہا سال سے تو میں آپ کے مباہلہ سے کیونکر ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھتے ہیں بفضلہ تعالیٰ تنبیہ کا دیدہ رکھتا ہوں سن

ہر رنگیکہ خواہی جامہ می پوش + من انداز قدت را می شناسم۔

پس میں نے جو کہا وہی میری طرف منسوب کیجئے۔ دروغ گوئی بہت کام ہے لیجئے میں نے حلف اٹھانا کہا ہے مباہلہ نہیں کہا نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم دور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گووں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

# افغانستان میں زلزلہ سے بھاری تباہی

## ۸۰/دیہات تباہ

فیصل آباد۔ (اے ایف پی): شمالی افغانستان میں آئے بھاری زلزلہ میں ۸۱ دیہات پوری طرح تباہ ہو گئے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے مارے جانے کا خدشہ ہے۔ موجودہ زلزلہ میں جو نقصان پہنچا ہے وہ اس سال ماہ فروری میں آئے زلزلہ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے فروری کے زلزلہ میں ۶ ہزار لوگ ہلاک ہوئے تھے۔ اب تک ۴ ہزار لاشیں بر آمد ہو چکی ہیں۔ فرانسیسی امدادی ایجنسی ایکٹڈ کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد اور بھی بڑھ سکتی ہے۔

ایکٹڈ کے ایک افسر نے بتایا کہ روستک اور چائی آب کے علاقوں میں کم از کم ۴۵ ہزار لوگ سنیچر وار کو آئے زلزلہ میں بے گھر ہو گئے ہیں۔ زلزلہ کی شدت ۷ ریکٹر پیمانہ پر درج کی گئی ہے۔ تین مہینے کے اندر دوبارہ آئے زلزلہ سے تخار اور بدخشاں پہاڑی علاقوں میں بڑا علاقہ تباہ ہو گیا ہے۔ ایکٹڈ کے مطابق روستک میں ۲۱ دیہات، چائی آو میں ۲۶ اور شہر بوزگ میں ۳۴ دیہات زلزلہ سے تباہ ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ اور انسانی امداد ایجنسیوں نے متاثرہ بے گھر لوگوں کو اشیاء خوردنی، طبی سہولات اور پناہ دلانے کیلئے بچاؤ کام شروع کر دیا ہے۔

زلزلہ والے علاقے میں کو اگادور ہوائی اڈہ پر ہوائی جہازوں سے اشیاء خوردنی، دواؤں اور خیموں کی ایمرجنسی سپلائی پہنچائی گئی۔ ریڈ کراس کی طرف سے ہوائی جہازوں سے ۴۰۰ کلو گرام دوائیں پہنچائی جا چکی ہیں۔ ترجمان جوان مارٹینچ نے اخبار نویسوں کو یہ جانکاری دی۔ پہاڑی علاقوں میں موسم تیزی سے بگڑ رہا ہے۔ موسلادھار بارش، سیلاب، بھاری چٹانوں کا گرنا اور بادلوں سے گھرے رہنے سے امدادی کاموں میں رکاوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔

# وسطی چین کے صوبہ ہونان میں سیلاب سے بھاری تباہی

## ۱۳۰ افراد کے علاوہ ۱۰ ہزار مویشی ہلاک - بہت سے لوگ لاپتہ

بیجنگ (پی ٹی آئی) زن ہو آنیوز ایجنسی نے آج بتایا کہ گذشتہ ماہ وسطی چین کے صوبہ ہونان میں بھاری بارشوں کی وجہ سے آئے سیلاب میں کم از کم ۱۳۰ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے جبکہ نامعلوم تعداد میں لوگ لاپتہ ہیں۔ صوبائی فلڈ کنٹرول ہیڈ کوارٹرز کے ایک ترجمان کے حوالے سے ایجنسی کی اطلاع میں کہا گیا ہے کہ ۲۱ تا ۲۳ مئی کے عرصہ میں بھاری بارشوں کی وجہ سے صوبہ میں سیلاب آگیا جس میں ۱۰ ہزار مویشی بھی ہلاک ہو گئے اور ۵۷۵۰۰ ہیکٹر کھیتی باڑی کی زمین کو بھاری نقصان پہنچا۔ صوبہ کے ۱۱ شہروں و دیگر مقامات میں ۲۳۰۰۰ سے زیادہ گھر تباہ ہو گئے۔ سڑکوں، شاہراہوں، پلوں، بجلی سپلائی نیٹ ورکس اور ٹیلی کمیونیکیشن سہولات کو بھاری نقصان پہنچا۔ زن ہو آ نے کہا کہ اس سال کے شروع کے کئی ماہ کے دوران چین کو قدرتی آفات کا سامنا رہا ہے۔ ایجنسی نے ملک کو تباہ کن امکانی سیلاب سے بھی خبردار کیا۔ آبی ذرائع کے وائس منسٹر کے حوالے سے ایجنسی نے کہا کہ دریائے یانکسی اور پیلو زیور کے ساتھ لگتے علاقوں میں بھاری بارشوں کا امکان ہے جس سے کہ اس سے خطرناک اور تباہ کن سیلاب آسکتا ہے معمول سے دو ماہ پہلے بھاری بارشوں کی وجہ سے، زیانگ بی ہونان، فوجیان اور گانگ ڈانگ صوبے پہلے ہی سیلاب کا شکار ہو چکے ہیں۔ اس کے برعکس شمالی چین میں بارش بہت کم ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں قریباً ۲۰ ملین ہیکٹر کھیتی باڑی کی زمین میں خشک سالی کی حالت پیدا ہو گئی ہے۔

# آسام میں چٹانیں کھسکنے سے ۲۱ افراد ہلاک: ۹ زخمی

گوہاٹی: سرکاری ذرائع نے آج یہاں کہا کہ آسام کے ضلع سلچر میں چٹانیں کھسکنے سے کم از کم ۲۱ افراد زندہ دفن ہو گئے جبکہ ۹ دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ جب یہ واقعہ پیش آیا اس وقت متاثرین سو رہے تھے۔ رات ۳ بجے بھاری بارش کی وجہ سے چاندکھاٹ ٹی اسٹیٹ کے نزدیک چٹانیں کھسکیں۔ متاثرین میں بیشتر چائے کے باغوں میں کام کرنے والے مزدور ہیں۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب بھاری بارش اور طوفان چل رہا تھا جس سے جھونپڑیاں اُکھڑ گئیں جو کہ گھاس سے بنی ہوئی تھیں

# گجرات کے ساحلی علاقوں میں خطرناک طوفان: بھاری تباہی

یو این آئی کی خبروں کے مطابق ۸/جون کو گجرات کے بیشتر حصوں میں چکردار آندھی و طوفان اور زوردار بارش سے خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی اس قدرتی آفت میں کم از کم ۱۰۰۰ افراد جان بحق ہو گئے۔ جام نگر میں ڈسٹرکٹ اتھارٹیز نے ۱۰ ہزار لوگوں کو ان کے گھروں سے نکال کر رات ہی محفوظ جگہوں پر پہنچایا۔ اسی دوران ضلع بلسر میں آسمانی بجلی اور دیوار گرنے سے ایک حادثہ میں ۴ افراد کی موت ہو گئی۔ گجرات کے ۳۰۰ کلو میٹر کے ساحلی بیشتر علاقوں میں ذرائع مواصلات قطعی طور پر درہم برہم ہو گئے کئی جگہوں پر کیبل اور درخت تک اکھڑ گئے۔ احمد آباد ایریا میں بھاری بارش کے سبب نارمل زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ پوربندر ٹاؤن میں طوفانی ہوا کی رفتار ۱۵۰ کلو میٹر فی گھنٹہ تھی جس کی شدت ایٹیٹس ۵ تھی۔ وراول اور جام نگر کے بیچ ساحلی علاقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ ماہرین کے مطابق چوتھائی صدی کا یہ سب سے شدید طوفان تھا۔ راجستھان میں بھی طوفان سے بھاری تباہی ہوئی

# اٹلی میں کیچڑ کا سیلاب

۶/مئی کو اٹلی کے سارنو کے پہاڑی علاقے میں کئی دن تک جاری رہنے والی بھاری بارش اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے بڑی تعداد میں بہہ کر آنے والے آتش فشاں راکھ کے تیز بہاؤ نے اس علاقے میں تیزی سے ایک بہت بڑی دلدلی دیوار کی شکل اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں اس پہاڑی علاقے کے قصبوں اور دیہات میں بھاری تباہی ہوئی۔ یہ گذشتہ کئی برسوں کے دوران آنے والا بدترین کیچڑ سیلاب تھا سارنو میں ۱۲۴ لوگوں کی موت ہوئی اسی طرح کوئندی سیانو- بریسی گلیانوں اور سون فیلس سو سیلو مقامات میں بھی کچھ افراد کے مرنے کی خبر ہے۔ سیلاب کی وجہ پہاڑوں سے کثیر تعداد میں درختوں کا کاٹے جانا بتایا گیا ہے۔ ۱۵۰ لوگ مارے گئے کئی مکان گر گئے اور چٹانوں کے ٹوٹنے سے بھی بھاری تباہی ہوئی۔

# ۴۰ کروڑ کے کنبھ میلا گھوٹالہ میں محکمانہ جانچ کا حکم

ہردوار (پی ٹی آئی) اُترپردیش کے فوڈ و سول سپلائز کے وزیر مملکت شوگنیش لودھی نے آج بتایا کہ سرکار نے حالیہ کنبھ میلا کے دوران اناج و دیگر اشیائے ضروریہ کی خرید و تقسیم کے سلسلہ میں مبینہ بدعنوانیوں کی جانچ کا حکم دے دیا ہے۔ وزیر موصوف نے یہاں پر نامہ نگاروں کو بتایا کہ ۴۰ کروڑ کے گھوٹالے کی جانچ محکمہ کے افسران کے سپرد کی گئی ہے۔ جو ذمہ داریوں کا تعین کریں گے اور قصور واروں کے خلاف ضروری کارروائی کی جائے گی۔ (ہند سماچار جالندھر)

# گدھے کے مسجد میں داخل ہونے پر فساد - ۵۱ افراد ہلاک

(افغانستان): افغانستان میں ایک گدھے کے مسجد میں داخل ہونے پر خوفناک لڑائی چھڑ گئی جس میں ۵۱ افراد ہلاک ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں شمالی افغانستان کے علاقہ پل خمری میں ایک گدھا مسجد میں داخل ہو گیا جس پر نمازیوں اور گدھے کے مالک میں تکرار شروع ہو گئی۔ ایک نمازی نے اشتعال میں آکر گدھے کو کلاشنکوف کا برسٹ مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کے جواب میں گدھے کے مالک نے مسجد میں موجود ۱۳ افراد کو اپنی کلاشنکوف سے بھون ڈالا۔ اس کے بعد گاؤں والوں نے گدھے کے مالک کے گاؤں پر ہلہ بول دیا اور راکٹ لانچر اور توپیں استعمال کی گئیں۔ اس لڑائی میں کل ۵۱، افراد ہلاک ہوئے۔

# عید الاضحیہ پر ۱۰۰ افراد کا قتل

(الجزائر): الجزائر میں عید الاضحیہ کے موقع پر کم از کم ۱۰۰ شہری اور مسلم باغی مارے گئے۔ الجزائر کے اخبارات کے مطابق سیکورٹی فورسز نے قبل

# آغاخاں کی جرمن شہزادی سے شادی

## شہزادی نے اسلام قبول کر لیا

پیرس۔ (فرانس) ۳۱ مئی (اے پی بحوالہ ہند سماچار) دنیا کے اسماعیلیہ مسلم فرقہ کے روحانی لیڈر آغاخاں نے جرمنی شہزادی گیبرل زو لنکنم سے شادی کر لی ہے جس نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہ دونوں کی دوسری شادی تھی دونوں کی کل آغاخاں کی اسٹیٹ میں شادی ہوئی جو پیرس کے شمال میں واقع ہے۔ فرینک فرٹ میں پیدا ہوئی۔ ۳۵ سالہ جرمنی شہزادی نے ۶۱ سالہ آغاخاں کے ساتھ شادی کے بعد اپنا مسلم نام اناوار کھا۔ آغاخاں کے اپنی پہلی انگریز بیوی سے تین بچے ہیں شہزادی کی پہلی شادی سے ۶ سال کی بیٹی ہے جو ان کی ماں کے ساتھ فرانس اور سویٹزرلینڈ میں رہے گی۔

# ملتان میں شیعہ کارکن کی ہلاکت

ملتان (اے ایف پی) آج نامعلوم مسلح اشخاص نے شیعہ مسلم سیاسی پارٹی تحریک جعفریہ پاکستان کے ۲۵ سالہ ممبر نثار نقوی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ حملہ آور موٹر سائیکل پر سوار تھے وہ نقوی کی دکان پر آئے اور فائرنگ کر کے فرار ہو گئے نثار نقوی مشہور شیعہ رہنما علاقہ تنویر نقوی کا بھائی تھا۔ ملتان شہر میں گذشتہ سال سے اب تک تشدد میں ۲۵۰ سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔

# نپولین کا بال ۹۰۰۰ ڈالر میں

نیویارک: (اے این آئی) یہاں ٹرسٹی کی طرف سے کئے گئے نیلام میں نپولین کا بال ۹۰۰۰ ڈالر میں خرید اگیا۔

ازیں ۵۲ ہلاکتوں کی اطلاع دی تھی۔ اخبارات کے مطابق ایک واقعہ میں ۱۵ دہشت گردوں نے رات چار خاندانوں پر حملہ کیا ۲۸ افراد کو ذبح کر دیا جن میں ایک چار ماہ کی بچی بھی شامل ہے۔ چار عورتوں

# لاش دفنانے کے جھگڑے میں ایک ہلاک دو زخمی

جیتو پنجاب ۲۹/اپریل (پی ٹی آئی) ضلع بٹھنڈہ کے قصبہ جیتو میں مسلم خاتون کی لاش دفنانے کیلئے دو مختلف گروپوں کے درمیان جھگڑا ہو جانے پر ایک ۲۳ سالہ نوجوان ہلاک اور ۲ دیگران زخمی ہو گئے پولیس ذرائع سے نامہ نگاروں کو پتہ چلا ہے کہ یہ ٹکراؤ اس وقت شروع ہوا جب ایک شخص گوپال سنگھ نے مسلم خاتون کے دفنانے پر اعتراض کیا اور دعویٰ کیا کہ زمین لیز پر اس کے پاس ہے جبکہ مسلمانوں نے یہ دلیل دی کہ وقف بورڈ پنجاب نے انہیں اپنی زمین قبرستان کے طور پر استعمال کرنے کیلئے الاٹ کی ہے۔ نہنگ گوپال سنگھ نے پروٹسٹ کیا وقف بورڈ نے یہ زمین اسے الاٹ کی ہے پولیس نے ہلاک ہونے والے کی سیوا سنگھ کے طور پر شناخت کی ہے (ہند سماچار جالندھر ۹۸-۴-۳۰

# پاکستان میں اب "سپاہ مسیحا" فوج بھی بنے گی؟

لاہور۔ ۲۷ر مئی (نوائے وقت۔ بحوالہ ہند سماچار جالندھر) بشپ آف لاہور ڈاکٹر الیگزنڈر جان ملک نے کہا ہے کہ اگر مسیحی بستیاں جلانا بند نہ کی گئیں تو ہم اپنے تحفظ کیلئے "سپاہ مسیحا" بنانے پر مجبور ہو جائیں گے وہ گذشتہ روز بشپ جان جوزف کی خودکشی کے حوالے سے پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اب ہم شانتی نگر کی طرح کوئی مسیحی بستی جلنے نہیں دیں گے۔ اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ سپاہ مسیحا مسلح ہوگی اور ہم اپنے تحفظ کیلئے اس میں ایک نہیں کئی ریاض بسرا پیدا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹۵ سی کا قانون دراصل اقلیتوں کو ڈرانے 'دھمکانے' بھگانے 'غلام بنانے اور قتل کرنے کا لائیسنس ہے اور اس سے مذہبی محاذ پر قتل و غارت کو قانونی حیثیت حاصل ہو گئی ہے اسی لئے جب سے یہ قانون نافذ ہوا ہے کئی لوگوں کو عدالت تک پہنچنے سے پہلے ہی مذہب کے ٹھیکیداروں نے قتل کر دیا۔ فیصل آباد کے مشہور شاعر نعمت عامر کو ایک انتہا پسند نے دفتر میں جا کر قتل کر دیا جبکہ نعمت عامر کے خلاف نہ تو ایف آئی آر تھی اور نہ ہی مقدمہ۔ اس ضمن میں مزید افسوس کی بات تو یہ ہے کہ پھر قاتل کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور بازاروں میں مٹھائی بانٹی گئی۔ طاہر اقبال کو جیل کے اندر مار دیا گیا جبکہ اس کے مقدمہ کی سماعت ابھی جاری تھی منظور مسیح کو لاہور ہائی کورٹ کے باہر قتل کر دیا گیا۔ گوجرانوالہ کے اسد فاروق کو اس کے گھر سے گھسیٹ کر باہر سر عام پتھراؤ کر کے مار دیا گیا۔ ایوب مسیح پر عدالت کے احاطہ میں فائرنگ ہوئی۔ اس طرح صورتحال اب یہ ہے کہ جس کسی پر بھی توہین رسالت کا الزام لگ جائے یا لگوا دیا جائے تو لوگ اس شخص کو قتل کرنا باعث ثواب اور ذریعہ نجات سمجھتے ہیں۔ کوئی بھی وکیل ۲۹۵ سی کے مقدمہ کو لینے کو تیار نہیں ہوتا اگر کوئی مقدمہ لینے کو تیار ہو بھی جائے تو انتہا پسند اسے ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں اس لئے بشپ جان جوزف کی ایک مایوسی یہ بھی تھی کہ ایوب مسیح کی اپیل چونکہ ملتان بنچ میں ہونا تھی اور کوئی بھی نامور وکیل یہ خطرہ مول لینے کے لئے تیار نہ تھا۔ اسی طرح کوئی بھی جج خوشی سے توہین رسالت کا کیس سننے کیلئے تیار نہیں۔ کیونکہ انتہا پسند ان ججوں کو مار دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں اور پھر سلامت مسیح کو بری کرنے والے جج عارف۔ اقبال بھٹی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اور انہیں ان کے دفتر میں قتل کر دیا گیا۔ اسی طرح اگر ان لوگوں کی حالت پر غور کریں جن پر ۲۹۵ سی کے کیس بنا دیئے گئے وہ ملک چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں یا پھر اپنے ہی ملک میں مہاجر بن کر رہ جاتے ہیں۔ مثلاً اوکاڑہ کا پروفیسر سکاٹ آج کہاں ہے سیرت کی کتاب لکھنے پر صدارتی انعام یافتہ عمانوایل آج کہاں ہے۔ گل مسیح جسے عدالت نے بے گناہ قرار دیا اس کا خاندان کہاں۔ سلامت مسیح اور اس کا خاندان کہاں ہے۔ اس کے باوجود وزارت مذہبی و اقلیتی امور کی یہ رٹ کہ یہ قانون اقلیتوں کو تحفظ دینے کیلئے بنایا گیا تھا تاکہ لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لے سکیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ حقائق اس کے برعکس ہیں۔

بشپ ڈاکٹر الیگزینڈر جان ملک نے کہا کہ جب اقلیتیں دائرہ اسلام سے باہر ہیں تو پھر ان پر اسلامی شرعی قوانین کا نفاذ سراسر زیادتی اور ظلم ہے ہمارے معاشرہ میں جھوٹے مقدمات بنانے کا رجحان عام ہے انہوں نے وزارت مذہبی امور سے کہا کہ وہ پاکستان میں اقلیتوں کے خلاف امتیازی قوانین منسوخ کرے اس موقع پر امتیازی قوانین کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کوئی مسیحی پاکستان کا صدر بن سکتا ہے نہیں کیونکہ وہ مسلمان نہیں۔ مسلمان مرد مسیحی عورت سے شادی کر سکتا ہے لیکن ایک مسیحی مرد مسلم عورت سے شادی نہیں کر سکتا کیا یہ امتیازی قوانین نہیں ہیں اس طرح ایک مسیحی کو مسلمان بنایا جا سکتا ہے لیکن ایک مسلمان کو مسیحی ہونے کی اجازت نہیں۔ کیا مذہبی آزادی کی یہی تعریف ہے۔ کیا کوئی مسیحی جج ۲۹۵ سی کا مقدمہ سن سکتا ہے گورنمنٹ کے سکول اور کالجز میں مسلم بچوں کو دینی تعلیم کا انتظام ہے لیکن مسیحوں کیلئے نہیں مسلم خواتین اگزامینر مسیحی بچیوں کی امور خانہ داری میں کھانے کا ذائقہ نہیں چکھتیں کیا عدل و انصاف کا یہی معیار ہے۔ مسلمان طلباء کو حفظ قرآن کے ۲۰ نمبر فالتو دیئے جاتے ہیں اب مسیحی تو حافظ قرآن نہیں ہو سکتے تو اس طرح وہ ان نمبروں سے محروم ہو جاتے ہیں بشپ الیگزینڈر جان ملک نے صدر مملکت کے بیان کو مایوس کن قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اب وہ پہلے دن والے لبرل مسلم نہیں رہے ان کے بیان سے لگتا ہے کہ وہ صرف مسلمانوں کے صدر ہیں اور اقلیتوں کے نہیں انہوں نے کہا کہ میری صدر مملکت سے استدعا ہے کہ وہ امریکہ کا نہیں بلکہ اپنی مملکت کی اقلیتوں کا دباؤ قبول کریں۔

## توہین رسالت قانون فتنوں کی جڑ

## پاکستان کی انسانی حقوق تحریک کی لیڈر عاصمہ جہانگیر کا بیان

لاہور ۲۲ر مئی (نوائے وقت بحوالہ ہند سماچار جالندھر) توہین رسالت قانون بنانے کا مقصد ملک میں فتنوں کو فروغ دینا تھا یہ قانون ضیاء الحق کا بنایا ہوا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ۲۰ مختلف این جی اوز اور انسانی حقوق کے فعال کارکنوں پر مشتمل جوائنٹ ایکشن کی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انسانی حقوق کی علمبردار عاصمہ جہانگیر نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی ایجنسیاں بشپ جان جوزف کی خودکشی کے واقعہ کو جان بوجھ کر غلط رنگ دے رہی ہیں۔ اور یہ تاثر پیدا کیا جا رہا ہے کہ بشپ جان جوزف کو لین دین کے معاملہ پر قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بشپ کی موت معمولی حادثہ نہیں بلکہ ملک کے ترقی پسند اور غیر جانبدارانہ افراد کیلئے یہ کسی سانحہ سے کم نہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ جوائنٹ ایکشن کمیٹی کا مقصد قربانیاں دے کر اقلیتوں کے حقوق کو محفوظ بنانا ہے۔ جبکہ ڈس انفارمیشن کے ذریعے اقلیتوں کو کھڈے لائن لگایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت فرقہ وارانہ مساوات اور ہم آہنگی کے اصولوں پر یقین کو عمل کے ذریعے ثابت کرتے ہوئے تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے لئے موثر ضمانتیں فراہم کرے۔ اور ہر وہ شخص یا ادارہ جو ان حقوق کی کسی بھی طریقے سے خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس سے سختی کے ساتھ نپٹا جائے۔

پاکستان اقلیتی حق پرست پارٹی کے قائد پطرس غنی نے کہا کہ جب تک وزیر اعظم اور حکومت کی طرف سے ۲۹۵ سی کے خاتمے کا اعلان نہیں کیا جاتا اس وقت تک مسیحی عوام اپنا احتجاج جاری رکھیں گے۔

عیسائیوں نے گذشتہ روز ہڑتال کی اور عیسائی ملازم بھی کام پر نہیں گئے ساہیوال رانا آفتاب احمد خاں علاقہ مجسٹریٹ تھانہ سول لائن نے ممبر پنجاب بار کونسل و جنرل سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ساہیوال عبد المتین چودھری ایڈووکیٹ کی درخواست پر آنجہانی بشپ جان جوزف کی مبینہ خودکشی کے متعلق تمام ریکارڈ طلب کر لیا ہے اور ایس ایچ او تھانہ سول لائن کو حکم دیا ہے کہ ۱۵ مئی کو ذاتی طور پر تمام متعلقہ ریکارڈ لے کر عدالت میں حاضر ہوں اور اب تک ہونے والی پیش رفت سے بھی آگاہ کیا جائے۔ عبد المتین چودھری نے پوسٹ مارٹم رپورٹوں کی مصدقہ نقول بھی حاصل کر لی ہیں۔

## تھائی لینڈ میں پودا۔ جو آواز پر ناچنے لگتا ہے

اودن تھانی (تھائی لینڈ) ۲۸ر مئی (ڈی پی اے) کئی لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنے پودوں سے باتیں کرنا اور گانا سنانا چاہیں گے لیکن اودن میں ایک باغ میں ایسا پودا ہے جو انسانی آواز سنتا اور اس پر عمل ظاہر کرتا ہے۔ پردت کھام پدم پون نے جو تھائی لینڈ میں بہترین باغات بنانے والوں میں سے ایک ہیں نئی پیوندکاری سے ایسا پودا تیار کیا ہے جس کے پتے انسانی آواز سنتے ہی ناچنے لگتے ہیں کم سے کم اس کے پتے ایسے حرکت کرتے ہیں جو تھائی ناچ رام وونگ سے مشابہہ ہیں اور اس ناچ میں بہت نفاست سے ہاتھ آگے پیچھے کئے جاتے ہیں پردت نے کہا کہ سو سال پہلے کئی لوگوں کو اس پودے کا علم تھا لیکن پھر یہ لاپتہ ہو گیا اور کسان نے اسے جلا کر نقد آور فصلیں اگانا شروع کر دیں ۱۹۷۷ء میں پردت نے پیوندکاری کر کے یہ پودا تیار کیا پردت کو نمایاں کامیابیوں کیلئے ۱۹۹۲ء میں سنسکرتی کے شعبہ میں اہم شخصیت قرار دیا گیا۔ تھائی لینڈ میں ناچنے والے پودا کی تلاش ۱۰ سال پہلے ایک جنگل میں بھی شروع کی گئی انہوں نے بتایا کہ پودا کے دو پتے کانوں تک حرکت کرتے ہیں اور ان کی آواز سنتے ہی ناچنے لگتے ہیں ریڈیو 'کیسٹ یا موبائیل فون کا اس پودے پر کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن باجہ اور بانسری کا اس پر فوراً اثر ہوتا ہے۔

## آخری زار روس کی آخری رسومات

۸۰ر برس پہلے روس میں کمیونسٹ انقلاب کے نتیجے میں روس کے آخری حکمران زار نکولس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اُس کا ہڈیوں کا ڈھانچہ ایک قبر کھود کر نکال لیا گیا ہے اور اب اسے سینٹ پیٹرز برگ میں دھوم دھام سے دفنایا جائے گا۔ لیکن اس بات کا خدشہ ہے کہ اس جگہ روس کے صدر یلتسن اور روسی آرتھوڈاکس چرچ کے سربراہ لیکسی موجود نہیں ہونگے۔ دونوں کی ملاقات کے بعد ایک سرکاری بیان میں یہ واضح کیا گیا۔ سرکاری بیان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ دونوں آخری رسومات میں کیوں شامل نہیں ہونگے۔ اس سوال پر عوام پر بحث چل رہی ہے کہ آخری زار کے آخری رسومات ایک سنت کی طرح، ایک ظالم حکمران کی طرح یا ایک کمزور بادشاہ کی طرح کی جائیں گی۔ تاریخ میں اس کا نام ہار جانے والے ایک حکمران کے طور پر لکھا جائے گا۔ کمیونسٹوں کا کہنا ہے کہ یہ عوام کا دُشمن تھا۔ اس لئے اسے ہیرو قرار نہیں دیا جا سکتا۔

**بدر ۱۹۰۵ء** سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جنگ عظیم اور اس زار روس کی تباہی کی پیش خبری ۱۹۰۵ء میں فرما دی تھی اور اس کے متعلق فرمایا تھا:

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۲ر مارچ ۱۹۱۷ء کو زار روس کا اقتدار اس سے چھن گیا ۲۱ر مارچ کو اُسے قید کر لیا گیا بحالت قید اُسے طرح طرح کی جسمانی اور ذہنی اذیتیں پہنچائی گئیں یہاں تک کہ اس کو سامنے کھڑا کر کے اس کی بیوی اور لڑکیوں کی عصمت دری کی گئی بالآخر ۱۶ر جولائی ۱۹۱۸ء کو اُسے قتل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ بات پوری ہوئی کہ:

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی باحالِ زار"

اب اسی زار کی ہڈیوں کو اُکھیڑ کر دوبارہ دفنایا جا رہا ہے۔

## سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے ۱۱۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۹۹۸ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اجتماع کے پروگراموں کا سرکلر مجالس کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اراکین مجالس اس کے مطابق تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ شریک ہوں۔ (صدر اجتماع کمیٹی مجلس انصار اللہ بھارت)

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

بقیہ صفحہ : 12

ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا"۔ (کرزن گزٹ دہلی جون ۱۹۰۸ء)

اگر مولوی شعیب کیلئے یہ بھی ناکافی ہے تو وہ ہماری مسجد میں آئیں اور جتنی چاہیں جیسی چاہیں سیرت کی کتابیں لے جائیں انہوں نے آگے لکھا ہے کہ جب ہم بے بس ہو جاتے ہیں تو دعوت مباہلہ دیتے ہیں۔

جواب: اس زمانہ کے بعض مولوی بھی دجال ہی کی ایک قسم ہیں اس لئے انہیں ختم کرنے کیلئے مسیح موعود کی پھونکوں کی ضرورت ہے اس لئے ہم نے حضرت امام جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ کی مولوی صاحب کو دعوت دی ہے۔

آگے مولوی شعیب نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اور اس قماش کے دیگر لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مباہلہ قبول ہی نہیں کیا تو خواہ مخواہ مولوی شعیب کا طوطے کی طرح رٹ لگانا اور جھوٹ بولنا سعادت مندی نہیں۔ اگر مولوی شعیب چاہیں تو وہ میرے پاس آجائیں میں اُس زمانے کے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث کو دلیل کے طور پر دکھاؤں گا وہ اخبار میرے پاس موجود ہے۔ دوسری بات یہ کہ اُس زمانے میں نہ مولوی شعیب صاحب تھے نہ میں تھا صرف خدا تھا اور وہ خدا حی و قیوم آج بھی موجود ہے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے چوتھے خلیفہ اور جانشین کے طور پر بفضلہ تعالیٰ ہم میں موجود ہیں اور آپ نے اُس دعائے مباہلہ کو ٹھیک ایک سو سال بعد دہرایا ہے۔ اُسی قسم کے واقعات بھی رونما ہو رہے ہیں۔ مولوی شعیب کیلئے نادر اور شاندار موقعہ ہے اگر وہ اس چیلنج مباہلہ کو قبول کرلیں تو مولوی صاحب کو شہرت و عزت جاہ و حشمت کے ساتھ ساتھ خدا بھی خوش ہو کر لمبی عمر سے نوازا دے گا۔ پس مولوی شعیب کو چاہئے کہ اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ بہانے بازی حیلے حوالے چھوڑ کر چیلنج مباہلہ قبول کرتے ہوئے اُس کی خوب خوب تشہیر کریں ہمارے لئے بھی ایک کاپی لکھ بھیج کر ممنون فرمائیں۔

مگر ہم جانتے ہیں کہ ہرگز ہرگز مولوی شعیب حضرت امام جماعت احمدیہ کا چیلنج مباہلہ قبول نہیں کریں گے کیونکہ قرآن شریف نے ان کے حق میں حتمی فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ موت کی قسم کھانے کو تیار نہیں ہوں گے۔ ایک اور بات مولوی صاحب کہتے ہیں مباہلہ بازی طریق انبیاء نہیں ہے تو کیا آنحضرت ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو چیلنج مباہلہ نہیں دیا تھا؟ افسوس ہے مولانا کے علم پر کیا مولانا صرف کفر بازی کا علم رکھتے ہیں؟ یا فتویٰ فروشی کا؟ آج سے ایک سو سال پہلے ایک اکیلا شخص تھا اور آج وہ کروڑوں دلوں کی دھڑکن بن کر دھڑک رہا ہے دنیا کے کونے کونے میں اُس کے غلام اور اُس کے آقا کے پیغام کو پہنچانے میں یعنی تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں کتنے افسوس کی بات ہے احمدی دوسرے کو مسلمان بنا رہے ہیں کلمہ طیبہ پڑھا رہے ہیں یہ مولوی احمدیوں کو کافر بنا رہا ہے۔ مسلمانوں میں رخنے ڈال کر منافرت کہ بیج بو رہا ہے۔ ہوش کے ناخن لیں۔ یاد رکھیں کسی کا طویل عمر پا جانا صداقت کی دلیل نہیں ہے۔ مسیلمہ کذاب بھی آنحضرت ﷺ کے بعد زندہ رہا تھا۔ کیا وہ صادق تھا کیا اس کے ماننے والے موجود ہیں؟ اسی طرح مولوی ثناء اللہ بھی مسیلمہ کی مثال دے کر زندہ رہا کیا اُس کی آل بیل باقی ہے کیا کوئی ایسا بھی ہے جو اُس شخص کے انجام سے بے خبر ہے۔ سن ۴۷ء کے فسادات میں اُس کا قیمتی اور نادر کتب خانہ جلا اس کی بیوی مری اُس کے اکلوتے بیٹے کو اس کی آنکھوں کے آگے ذبح کیا گیا۔ وہ کسمپرسی کی حالت میں پاکستان پہنچا نیم پاگل پن کے دورے پڑے آخر نامرادی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا کیا نیکوں کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے؟ شاید اُسکے شاگردوں کو اُس کی قبر کا بھی پتہ نہ ہو اور جس کے مقابلہ میں ثناء اللہ کھڑا تھا وہ ایک سے کروڑوں میں بدل گیا دنیا کا کوئی ایسا خطہ یا کونہ نہیں جس میں اس کا نام عزت و احترام کے ساتھ نہ لیا جاتا ہو۔ زمین تو زمین ہے آسمانوں سے اُس کی صداقت کا ڈنکا بج رہا ہے ہر ادنیٰ اعلیٰ عالم دانشور بالغ نظر اُس کی غلامی کا دم بھر رہا ہے ہر سال اُس کی عزت دوگنی ہوتی جا رہی ہے مگر مولوی صاحبان آپس میں یہ طے نہیں کر رہے ہیں کہ مسلمان کون ہے ہر دوسرے کو کافر قرار دینے میں مصروف ہیں گویا یہ دین کے ٹھیکیدار ہیں یا پھر نعوذ باللہ خدا بن بیٹھے ہیں۔ مسجد کے منبر کے تین زینوں کو عرش سمجھ کر وہاں سے کفر کے توپ داغ داغ کر ہر کسی کو کافر سناتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ اب ان فتووں سے امت مسلمہ میں مرتد کی جماعتیں بڑھ رہی ہیں۔ مسلمان کہاں ہیں؟ کیا مولوی مفتاحی اہلسنت الجماعت کے آگے مسلمان ہیں؟ میرے پاس سب کے فتوے موجود ہیں۔ پس اگر واقعی آپ کو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ میں شک ہے تو مباہلہ قبول کرو یا پھر مسلمان کو کافر کہنے میں احتیاط کرو۔

دلیت ساہتیہ اکیڈمی نے جناب سید الجیب صاحب ایڈووکیٹ کا ایک کتابچہ شائع کیا ہے اس کا عنوان ہے "مسلمانوں پر آفت عظیم مولاناوں کا پجاری پن" جناب سید عبد المجیب صاحب ایک مانے ہوئے مشہور وکیل ہیں وہ لکھتے ہیں۔ یہ مولانا ہمیشہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ اگر یہ سب کسی بات پر متحد ہیں تو وہ ہے عام مسلمانوں کو گنہگار اور گمراہ بنانے کا معاملہ۔ اور نیک اور سیدھے راستے کے اختیار کے لئے عوام سے کہتے ہیں کہ وہ صرف اپنی اپنی چھاپ کے اسلام کے راستے سے ہی ہو سکتا ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی یہ عقلمندی اور خوش قسمتی ہے کہ ان کی ۹۰ فیصد آبادی نے ان اسلامی اداروں کو نامنظور کر رکھا ہے لیکن ان بڑے بڑے مولاناوں کے سامنے یہ مجبور ہیں جو کبھی مسلم عوام کے سامنے نہیں آئے اور اپنے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کام نکلوانے میں جو مسجدوں میں امام بنے بیٹھے ہیں ان مولاناوں نے اماموں کو ایک مزدور یونین بنا ڈالا ہے جو اپنی امامت کی سکیورٹی تنخواہ کی ضمانت تنخواہ میں سالانہ بڑھوتی۔ چھٹیوں کی سہولت جیسے مطالبات رکھتے ہیں جو کہ مزدوروں کے قوانین Labour Laws کے تحت مزدوروں کو ملتے ہیں۔ اگر کسی امام کو امامت سے خارج کر دیا جاتا ہے تو دوسرے اس مسجد میں امامت کرنے سے انکار کرتے ہیں ایسے مطالبات کو منوانے کیلئے انہوں نے سیاسی لیڈروں اور عدالتوں کا رخ کیا ہے۔

دینی لباس میں سیاست دان ـــــ مولانا اپنے اعلانات اور تقاضوں بلکہ قول و عمل میں صاف ستھرے نہیں ہیں ان کے فیصلے اور فتوے پوری طرح اسلامی بنیادوں پر نہیں اترتے بلکہ کسی نہ کسی سیاسی نظریے اور پارٹی کی حمایت یا مخالفت میں ہوتے ہیں مولانا دینی لباس میں سیاسی لیڈر ہیں۔ ان کی ہمدردیاں آل انڈیا سطح کی غیر مسلم پارٹیوں سے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان غیر مسلم پارٹیوں کے غلام بنے رہیں اور مسلم پارٹیوں میں شامل نہ ہوں۔ اور سیاسی پارٹیاں بھی ان کے پیچھے دوڑتی ہیں تاکہ یہ مسلم نواز یا سیکولر معلوم ہوں۔ اسی کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مولانا مسلمانوں سے زیادہ اپنی اپنی پارٹیوں کے مفاد کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ اس کا سبب یا تو خود غرضی یا لالچ یا کسی سیاسی نظریے سے ہمدردی ہی ہو سکتا ہے اور یقیناً مسلمانوں کی بھلائی ہرگز نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کی عام بھلائی مقصود ہوتی تو تمام مولانا ایک ساتھ بیٹھتے اور تمام مسلمانوں کو ایک متحدہ آواز دیتے۔ افسوس کہ جو سیاست دان کرتے ہیں وہی مولانا بھی کر رہے ہیں

(شائع کردہ دلیت ساہتیہ اکیڈمی اور مسلم لاز پروٹیکشن کمیٹی بنگلور)

پس یہ وہ مولویوں کے مکروہ چہرے ہیں جو چیلنج مباہلہ کے بعد عوام کے سامنے آرہے ہیں۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

ہزار باتوں کی ایک بات مباہلہ قبول کرو معاملہ خدا کے دربار میں لے جاو عوام الناس کو گمراہ کرنے سے فائدہ کیا ہے؟۔

اپنے ایماں کو ذرا پردا اٹھا کر دیکھنا
مجھ کو کافر کہتے کہتے خود نہ ہوں از اہل نار

(مسیح موعودؑ)

**نوٹ:** مباہلہ کی کاپی بھیج رہا ہوں قبول کریں اس پر اپنے دستخط کر کے ہمارے ایڈرس پر بھیج دیں۔

بقیہ صفحہ : 11

"ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس التجاء اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

(بدر ۵ر ستمبر ۱۹۰۷ء) ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۴۷)

اللہ تعالیٰ ایسے تمام احباب کو جن کا قرضہ حسنہ کے لین دین سے واسطہ پڑتا رہتا ہے اسلامی احکامات کی کماحقہ پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## درخواست دُعا

مکرمہ حلیمہ بانو صاحبہ اپنی صحت و تندرستی پریشانیوں کے ازالہ اور خاتمہ بالخیر ہونے کیلئے درخواست دُعا کرتی ہیں۔

## یوم امہات ناصرات الاحمدیہ قادیان

۱۴ر مئی کو ناصرات الاحمدیہ قادیان کا جلسہ یوم امہات کیا گیا۔ جس کی صدارت محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے کی۔ فریدہ ثروت کی تلاوت اور حامدہ تبسم کی نظم خوانی کے بعد محترمہ امۃ الوسیع شمائلہ صاحبہ نے ۱۵ روزہ تربیتی کلاس کی رپورٹ پڑھی۔

بعدہ معیار دوئم اور سوئم کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ تقسیم انعامات کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے نصائح فرمائیں۔

(طیبہ ناز - جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان)

☆- خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی اور صحت و تندرستی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (محمد عبد الستار سبحانی معلم وقف جدید آندھرا)

☆- میری چھوٹی بیٹی دردانہ بیگم چار ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے عزیزہ کی شفائے کاملہ عاجلہ اور صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(محمد معین الدین چنداپور)


PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

**Subscription**
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

# The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday, 25th June 1998 Issue No : 26

بقیہ صفحہ : 8

تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور ان سب کا کمال ہمارے آنحضرت ﷺ میں ہے۔ اس لئے آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا یعنی انسانیت کا کمال اور نبوت کا کمال۔ جو روحانیت کے کمال آپؐ نے طے کئے وہ کسی اور انسان نے نہیں کئے۔

ابو عبداللہ محمد بن علی حسینی متوفی ۳۰۸ھ نے فرمایا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ آپ خاتم النبیین مبعوث ہونے کے لحاظ سے آخری نبی تھے بھلا اس میں آپؐ کی کیا فضیلت اور کونسی شان اور کیا علمیت ہے یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی بات ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "چشمہ مسیحی" میں فرمایا "اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے سید و مولیٰ اس پر ہزاروں سلام اپنے افاضہ کی رو سے تمام انبیاء پر سبقت لے گئے کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک ختم ہو گیا اور ان کی قومیں مردہ ہیں مگر آپ کا فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اس لئے اس امت کیلئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے بلکہ آپ کے سائے میں تربیت پانے والا ادنیٰ انسان کو بھی مسیح بنا سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ بطور زینت کے بھی خاتم ہی ہیں۔ محمد بن عبد الباقی زرقانی (۱۱۲۲ھ) نے لکھا ہے کہ خاتم النبیین کے معنے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی ظاہری باطنی اور روحانی بناوٹ میں سب سے زیادہ حسین ہیں۔ اس انگشتری کی مانند جس سے زینت اور تجمل حاصل کیا جاتا ہے۔ انبیاء آنحضرت ﷺ سے زینت پارہے ہیں۔

باقی

## واقفین نو کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات

☆۔ آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔
☆۔ اگر ہم واقفین نو کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے۔
☆۔ والدین کو چاہئے کہ واقفین نو بچوں کے اوپر سب سے پہلے خود گہری نظر رکھیں۔
☆۔ بڑی سنجیدگی کے ساتھ اب ہمیں آئندہ ان واقفین نو کی تربیت کرنی ہے۔
☆۔ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔
☆۔ بچپن ہی سے واقفین نو بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔
☆۔ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک واقفین نو بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔
☆۔ بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔
☆۔ خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا، یہ دونوں صفات واقفین نو بچوں میں بہت ضروری ہیں۔
☆۔ اپنے (واقفین نو کے) گھر میں اچھے مزاح کو جاری کریں، قائم کریں۔
☆۔ برے مزاح کے خلاف واقفین نو بچوں کے دل میں بچپن ہی سے نفرت اور کراہت پیدا کریں۔
☆۔ واقفین نو بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہو جائیں۔
☆۔ کسی کو اچھا دیکھ کر واقفین نو کو تکلیف نہ پہنچے لیکن کسی کو تکلیف میں دیکھ کر وہ تکلیف ضرور محسوس کریں۔
☆۔ بچپن ہی سے واقفین نو بچوں کو جنرل نالج پڑھانے کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔
☆۔ واقفین نو بچوں کو اپنے تدریسی مطالعہ کے علاوہ مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔
☆۔ ہر واقف نو بچہ ناظرہ قرآن کریم کے بعد اس کا ترجمہ سیکھنا شروع کرے اور ترجمہ سیکھنے کی پراگرس رپورٹ ڈائری میں نوٹ کرے۔

(مرسلہ: وکالت وقف نو۔ ربوہ)

## اعلان دُعا

مکرمہ عذرا شمیم صاحبہ آف آرہ (بہار) کی بیٹی عزیزہ ڈاکٹر یاسمین صاحبہ کے بریسٹ کینسر کا آپریشن ۹۸-۴-۲۲ کو ہوا ہے جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ مزید علاج کے سلسلہ میں موصوفہ انگلستان روانہ ہو گئیں ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان)

**تصحیح** :۔ اخبار بدر مجریہ ۴ر جون ۹۸ء میں مکرم محمد عادل صاحب کی وصیت نمبر 15046 شائع ہوئی ہے اس میں احباب درج ذیل تصحیح فرمالیں۔

ا۔ ساڑھے سات مرلہ زمین واقع ننگل باغباناں موجودہ قیمت پینتالیس روپے شائع ہوئی ہے جبکہ یہ پینتالیس ہزار روپے ہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

## جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ 1998ء

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ انشاء اللہ 21 تا 23 اگست کو مئی مارکیٹ من ہائم میں منعقد ہوگا۔
جلسہ کی کامیابی کیلئے احباب سے درخواست دُعا ہے۔ (ادارہ)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

## وصیت 15047

میں سید عزیز احمد ولد مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ نئی دہلی ضلع نئی دہلی صوبہ دہلی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرے والدین موصی ہیں اور حیات ہیں۔ والدین کی جائیداد آبائی گاؤں سرلو ضلع کٹک اڑیسہ میں اور قادیان ننگل میں مکان ہے۔ والدین کی جائیداد میں ہم کل پانچ بھائی اور تین بہنیں حصہ دار ہیں۔ ابھی مذکورہ بالا جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں ملا ہے۔ جب ملے گا تو خاکسار دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے گا۔

میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ مع الاونس مبلغ ۲۱۰۰ روپے (اکیس صد روپے) ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا ۱۰/۱ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| ملک محمد مقبول طاہر | سید عزیز احمد | سید کلیم الدین احمد مبلغ دہلی |

## وصیت 15048

میں راشدہ نصیر زوجہ مکرم نصیر احمد انور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ مالویہ نگر ضلع دہلی صوبہ دہلی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۴-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰۰۱ روپے۔

۲۔ کان کی بالیاں طلائی کانٹے، ہار، منگل سوتر۔ چین۔ انگوٹھیاں۔ لچھا طلائی کل وزن ساڑھے سات تولے۔ موجودہ قیمت مبلغ انتیس ہزار ایک صد روپیہ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

مجھے اپنے شوہر کی طرف سے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کبھی مزید کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| نصیر احمد انور۔ شوہر موصیہ | راشدہ نصیر | ملک محمد مقبول طاہر |

## وصیت نمبر 15049

میں امۃ الحبیب ملکانہ بنت مکرم عبدالرحیم ملکانہ قوم ملکانہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نوئیڈا ڈاکخانہ نوئیڈا ضلع گوتم بدھ نگر صوبہ یوپی۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۴-۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

انگوٹھی طلائی ایک عدد ۳ گرام

میں رہن سہن کے معیار کے مطابق ماہوار مبلغ ۲۵۰ روپیہ کے اخراجات پر حصہ آمد بشرح ۱۰/۱ چندہ ادا کرتی رہوں گی۔

اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| ملک محمد مقبول طاہر | امۃ الحبیب ملکانہ | ارادت احمد جاوید |